RG. E.P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے فی پرچہ ۲/

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۲ | ۷ رفتح ۱۳۳۲ ہش ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع اہل بیت و بزرگان سلسلہ ربوہ میں بخیریت ہیں۔

احباب حضور اقدس کی صحت و عافیت اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کے اغراض اور فوائد!

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے۔ بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔

سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے جو آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے اُن کو قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔

اور عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

اور جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔

اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔ (آسمانی فیصلہ مٹ[illegible])

حسب دستور سابق اس سال بھی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو قادیان میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام احباب اپنے روحانی مرکز میں جمع ہونے کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لاویں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان دارالامان)

اخبار قادیان

۱- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ مع اپنی بیگم صاحبہ کے بخیریت ہیں۔

۲- ۲۹/۳۰ نومبر کی درمیانی شب سید ظہیر احمد صاحب بی۔ اے بی ٹی سیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں مین پمیں کے بعد پہلا فرزند پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ عزیز کو صالح۔ خادم دین اور طول عمر بنائے۔ آمین۔

۳- یکم دسمبر- محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین صاحب بورنیو سے براستہ پاکستان تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ محترمہ اور دو صاحبزادیاں بھی ہیں۔

۴- نیز محترم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل بھی ربوہ مبارکہ سے ہوتے ہوئے وارد دار الامان ہوئے۔ آپ ۲ دسمبر ۱۹۴۶ء کو بسلسلہ تبلیغ قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ اور سنگاپور۔ انڈونیشیا اور بالآخر بورنیو میں تبلیغ کرتے قریباً سات سال کے بعد چھ ماہ کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔

۵- ۲ دسمبر- محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں جان محمد صاحب درویش بعمر تقریباً ستر سال آج رات محلہ ناصر آباد میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۱۰ نومبر کو سندھ سے عارضی ویزا پر تین ماہ کے لئے آئی تھیں۔ بڑے باغ میں جنازہ گاہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں درویشوں کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔ ادارہ بدر اس صدمہ پر مرحومہ کے جملہ اقارب سے تعزیت ... کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

۶- ۴ دسمبر- آج سوا چار بجے شام کی گاڑی محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جو ۲۷/۱۱/۵۲ کو دہلی کسی غرض کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ اپنی اہلیہ محترمہ سمیت وارد دار الامان ہوئے۔ سٹیشن پر اور چوک مسجد مبارک میں استقبال کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

۷- ۲ دسمبر- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی گذشتہ دنوں حیدر آباد دکن سے کراچی تشریف لے گئے تھے۔ ربوہ مبارکہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد آج رات کی گاڑی قادیان تشریف لائے۔ آپ ۵ دسمبر کو عازم حیدر آباد دکن ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ خیریت سے منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین۔

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کی خرابی صحت کے پیش نظر احباب کرام سے درخواست دعا کی گئی تھی حضرت سیٹھ صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ خدا تعالےٰ کامل شفایابی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ایک غلط خبر کی تردید

قادیان کے محلہ ہری جن پورہ میں ایک مندر کی تعمیر

چند دن ہوئے قادیان کے محلہ ہری جن پورہ میں ایک مندر کی تعمیر کے سلسلہ میں محلہ کے رہنے والوں میں ایک اختلاف اور تنازعہ کی صورت پائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس محلہ میں مغلوں کی طرف سے جو قصبہ کے مالک تھے ایک مشترکہ زمین بطور جنج گھر (برات) دی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ایک کچا چبوترہ بھی تھا۔ جو بعد میں پکا کر دیا گیا۔ جس پر اب بعض ہریجن مندر تعمیر کر رہے ہیں۔ اس محلہ کے ٹھاکر دوارہ کی اکثریت اس تعمیر کے خلاف ہے۔ اور معاملہ عدالت میں چارہ جوئی کر رہی ہے نیز چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ پنجاب شیڈولڈ کاسٹ بھی اس ضمن میں قادیان آکر اہل محلہ کو مناسب مشورہ دے چکے ہیں۔ اور دوسری طرف قادیان کے سنگھ دوستوں نے باہمی صلح کی تجویز مشورے دے رکھے ہیں جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ اپنے مخصوص ماحول اور پرامن تعلیم کی وجہ سے ایسے تنازعات میں نہ حصہ لے سکتی ہے اور نہ لینا چاہتی ہے کیونکہ یہ اہل محلہ کا معاملہ ہے اور وہ خود ہی مناسب رنگ میں اس کو نپٹا سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ گذشتہ دنوں بعض نام نہاد نامہ نگاروں نے غلط طور پر یہ الزام جماعت پر لگایا اور اس کو اخبارات میں شائع کرایا کہ گویا احمدیہ جماعت کا اس تنازعہ میں ہاتھ ہے۔ ہم اس بارہ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتے صرف اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ اس ضمن میں جو خبریں جماعت کے خلاف شائع ہوئی ہیں وہ قطعاً بے بنیاد اور جھوٹی ہیں۔ اور ان کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ایک پرامن اور پابند قانون اقلیت کو خواہ مخواہ زیر الزام لا کر بدنام کیا جائے۔ اس سے پہلے بھی مختلف مواقع پر بعض اخبارات جماعت کے خلاف خواہ مخواہ بے بنیاد اور جھوٹی خبریں شائع کر چکے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خبر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مجاہد بورنیو کی تقریر

قادیان ۳ر دسمبر۔ درویشان قادیان کی درخواست پر جناب مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں احمدیہ مسلم مشن بورنیو کے حالات پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے نیز ساتھ ساتھ تبلیغی جدوجہد کے ساتھ ساتھ جزیرہ نما بورنیو کے جغرافیائی معاشرتی، اقتصادی اور تعلیمی حالات تفصیلاً بیان فرمائے۔ تقریر کی ابتداء میں آپ نے بورنیو میں بسنے والے احمدیوں کا محبت بھرا اسلام ساکنان دیار حبیب تک پہنچایا اور ان کے اخلاص و قربانی کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ باوجود ہزاروں میل مرکز سے دور ہو چکنے کے اس مقدس زمین سے اسی طرح عقیدت و محبت رکھتے ہیں جیسے یہاں کے بسنے والے احمدی۔ اور وہ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں اپنے جان و مال سے بار کوشاں ہیں خدا تعالیٰ انکے اس جذبہ اخلاص و محبت میں ترقی دے اور بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے

تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا

ربوہ ۲۷ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج خطبہ میں تحریک جدید کی اہمیت و مقاصد پر نہایت بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس کے دفتر اول کے بیسویں اور دفتر دوم کے دسویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ امید ہے کہ والہان احمدیت حضور کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد دفتر تحریک جدید قادیان کو اپنے وعدوں سے اطلاع دیں گے۔ اور سیکرٹریان تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ اپنی انتہائی کوشش صرف کر کے ہر فرد کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں گے یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت اور دین کی تقویت کا انحصار آپ کی ان کوششوں پر ہے اور آپ کی نیک کوششوں کا پھل آپ کو ہمیشہ ہمیش حاصل ہوتا رہے گا۔

گو یہ تحریک اختیاری ہے لیکن اس میں شمولیت ضروری ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئیگا۔ اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"۔

اسیطرح فرماتے ہیں:-

"ہم کو جب بھی کوئی بات کہینگے محبت اور پیار سے ہی کہینگے اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈنڈے سے کام لینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہی ہم ایسے اسلامی نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس پیارے کی بات ہے اسکی بات کو وزن دینا ضروری ہے اور اسکے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے"۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

قادیان

از جناب ڈاکٹر عبدالحی صاحب عاد خانہ پورہ۔ بھاگلپور

مسلمانو۔ اُٹھو جاگو خدارا قادیاں آؤ ۔۔۔ خدا کی قدرتوں کو دیکھنے دار الامان آؤ

زمین قادیاں کیا ہے سراج نور وحدت ہے ۔۔۔ منور ہو رہا جس سے جہان کفر و ظلمت ہے

یہ قدرت نے کی قائم پنہاں مخصوص صحبت ہے ۔۔۔ جہاں کی وسعتوں میں جو امین نشر وحدت ہے

زمین قادیاں سے چشمہ توحید جاری ہے ۔۔۔ یہ قریہ اس جہاں میں مہبط الطاف باری ہے

مقام امن و راحت ہے یہ ہی دیار عالم میں ۔۔۔ نمایاں ہیں یہیں اسلام کے آثار عالم میں

خدا کے فضل و برکت سے زمیں جنت نشاں یہ ہے

یہی ہے مسکن عیسیٰ چہارم آسماں یہ ہے

پریس کانفرنس گورداسپور

گورداسپور ۳۰ر نومبر۔ آج ڈپٹی کمشنر نے پریس کانفرنس میں جس میں نمائندہ بدر بھی شامل تھا۔ بیان کیا کہ اس ضلع میں مالکان اراضی کی طرف سے نو ہزار کے قریب بیدخلی کے نوٹس مزارعین کو دیئے گئے ہیں جن کو تین ہفتوں میں مصالحت کرا کے ختم کر دیا جائے گا۔ ان نوٹسوں کی کثرت اس غلط فہمی کے باعث ہے کہ جس نے اب نوٹس نہ دیا وہ کاشتکار کو دس سال تک نکال نہ سکے گا۔ حالانکہ مقامی دور پناہ گزین مالکان جو علی الترتیب تیس اور پچاس ایکڑ زمین کے مالک ہیں بروقت الاٹی دے سکتے ہیں۔ اس سے ۔۔۔ کاشتکار مُنتی اور مالکان کو حصہ دینے والے بھی ہوں ان کو نوٹس مل رہے ہیں۔

ماہ اکتوبر میں سڑکوں کی تعمیر کے سلسلہ میں ذیل کا کام ہوا ہے۔ جاگو وال جھانڈ روڈ کی جاگو وال سے گھوڑے واہ تک پانچ میل تک تیار کی گئی ہے۔ اب اس علاقے کے لوگ بآسانی ٹرکوں کی آمد و رفت سے فائدہ اُٹھا سکیں گے دینا نگر سڑک ۴۰۰۰ گز تک پکی بنا دی گئی ہے اور زوٹ جیل سنگھ کٹھوعہ روڈ کے سے ایک میل تک پبلک نے سڑک کی تعمیر کے لئے پتھر جمع کر لئے ہیں۔ ملاحہ پور شاہ پوری کنڈی روڈ کا پانچ میل کا کام بھی شروع کر کے ۱/۲ ماہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔ کالج کے طلباء کی سہولت کے لئے عوام کی امداد سے پٹھانکوٹ شہر کی ایک ڈیڑھ میل لمبی پکی سڑک بنا دی جائے گی۔

جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے بتایا کہ ان کی طرف سے ایک بے نظیر کام ہوا ہے کہ قریب کے عرصہ میں اکسٹھ اغوا شدہ بچے انہوں نے برآمد کئے ہیں اور انتالیس اغوا کنندگان کا ایک خطرناک گروہ گرفتار کیا ہے جس کا جال بہت سے صوبوں میں وسیع طور پر پھیلا ہوا تھا۔ عدالت نے سات مجرموں کو دو سے سات سال تک قید کی سزا دی ہے۔ ابھی چار مقدمات چل رہے ہیں اور تین نئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ بعض معاملات ابھی زیر تفتیش ہیں۔ (نامہ نگار)

درخواست عا[illegible]

خان بہادر نواب احمد نواز جنگ صاحب دستر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور وہ باوجود احمدیت میں داخل نہ ہونے کے عموماً سلسلہ کی مالی امداد کرتے رہتے ہیں۔ نواب صاحب نے تحریک جدید کے سال انیس میں ۱۲۰۰/- روپے کا وعدہ کیا تھا جسکو انہوں نے اپنی مالی مشکلات کے دور میں مورخہ ۲۹ر نومبر کو ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ نواب صاحب موصوف عرصہ چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور احباب جماعت سے اپنی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان)

درخواست دعا۔ مولوی برکات احمد صاحب ایڈیٹر اخبار بدر تا حال علیل ہیں۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اُٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں ہے

قرآن کریم پڑھو پھر اس پر غور کرو اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲/ اکتوبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہر ایک کام اپنی تکمیل کے لئے

مختلف مدارج چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے کام بھی یکدم نہیں ہو جایا کرتے۔ اور وہ بھی مختلف مدارج میں سے گذرتے ہوئے اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کام بھی تدریجی طور پر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کا نام رب العالمین ہے۔ یعنی وہ آہستگی کے ساتھ ایک چیز کو درجہ بدرجہ ترقی دیتے ہوئے اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے "رب العالمین" کے الفاظ نے دونوں طرف کے حالات کو بیان کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے لئے لفظ "رب" ہے کہ وہ یکدم کسی چیز کو کمال تک نہیں پہنچا دیتا۔ بلکہ پیدا کرنے کے بعد تدریجی طور پر اسے ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اور مخلوق کے حالات کو "العالمین" کے لفظ نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ قانون کسی ایک چیز کے لئے نہیں بلکہ وہ ہر ایک چیز کے لئے "رب" ہے۔ پس "رب" کے لفظ نے بتا دیا کہ خدا تعالیٰ جو کام بھی دنیا میں کرتا ہے۔ وہ تدریجی طور پر آہستہ آہستہ کرتا ہے۔ اور "العالمین" نے بتا دیا۔ کہ یہ قانون مخلوق کے کسی ایک حصہ یا مخلوق کی ضرورتوں میں سے کسی ایک ضرورت کے لئے نہیں۔ بلکہ

ساری کی ساری مخلوق کے لئے

اور اس مخلوق کی ساری کی ساری ضرورتوں کے لئے ہے۔ اس مضمون سے بیسیوں اور مضمون پیدا ہوتے ہیں لیکن میں ان سب مضامین کو بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ میں اس وقت صرف خدا تعالیٰ کی صفت "رب" کی طرف اشارہ کر رہا ہوں اور بتا رہا ہوں۔ کہ جب خدا تعالیٰ کیلئے یہ قانون ہے کہ وہ ہر چیز کو پیدا کر کے بتدریج اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ تو بندہ تو اس بات پر مجبور بھی ہے کہ وہ کسی کام کو یکدم نہ کرے۔ دیکھو یہی قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کو رب العالمین فرماتا ہے۔ دوسری جگہ خدا تعالیٰ کے متعلق فرماتا ہے انما امرہٗ اذا اراد شیئا ان یقول لہٗ کن فیکون۔ یعنی خدا تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اُسے کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ اب "ہو جا" اور "ہو جاتی ہے" کے الفاظ سرعت پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ اور اس کی کامل تخلیق پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ پس جب "کن" کہنے والی ہستی بھی "رب العالمین" کی صورت میں "کن فیکون" کو آہستہ آہستہ اور بتدریج ظاہر کرتی ہے تو جو مخلوق معذور اور مجبور ہے۔ وہ تو معذور اور مجبور ہے ہی۔ اس کی تخلیق تو لازماً آہستہ آہستہ ہوگی۔ اس لئے اس کا ہر فعل ایک تدریج چاہتا ہے یہ تدریج بعض دفعہ زمانہ کے لحاظ سے محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ہوتی ضرور ہے مثلاً

ہم کسی چیز کو چھوتے ہیں

تو ہاتھ لگاتے ہی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ چیز سخت ہے یا نرم ہے۔ صاف ہے یا کھُردری ہے۔ ہم کسی چیز کو پکڑتے ہیں تو پکڑتے ہی ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ چیز سخت ہے یا نرم ہے۔ صاف یا کھُردری ہے لیکن ہمارا یہ احساس نتیجہ ہے ہمارے اس نقص کا۔ کہ ہم زمانہ کا احساس سیکنڈوں سے کم میں نہیں کر سکتے۔ حالانکہ زمانہ کا احساس سیکنڈ کے ہزارویں لاکھویں بلکہ کروڑویں حصہ میں بھی ہوتا ہے جیسے ہم فوٹو لیتے ہیں آجکل فوٹو لینے کا بہت چرچا ہے اب ایک شخص ایک کیمرہ خریدتا ہے تو وہ اسے پندرہ بیس روپے کو مل جاتا ہے۔ دوسرا شخص کیمرہ خریدتا ہے تو اسے سو دو سو روپے میں ملتا ہے۔ ایک اور شخص کیمرہ خریدتا ہے تو وہ اُسے آٹھ نو سو یا ایک ہزار روپیہ میں ملتا ہے۔ قیمتوں کا فرق کیوں ہے۔

قیمتوں میں فرق

کیمرا کی حس کی تیزی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کیمرا اب ہوتا ہے جو ایک سیکنڈ کے سویں حصہ میں فوٹو کھینچتا ہے۔ لیکن چونکہ سیکنڈ کے سویں حصہ میں حرکت ہو جاتی ہے۔ اس لئے تصویر ناقص ہو جاتی ہے۔ ایک اور کیمرا ہوتا ہے جو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں فوٹو کھینچتا ہے۔ اس کا تصویر کھینچنا چونکہ انسانی جسم کی حرکت سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اس لئے تھوڑی سی حرکت کا اثر تصویر پر نہیں پڑتا۔ مثلاً انسان اس وقت سر ہلا دیتا ہے تو کیمرا پر اس کا اثر نہیں ہوتا تصویر ٹھیک آجاتی ہے کیونکہ سر ہلانے میں ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ جس کی نسبت سے کیمرا کی حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ لیکن ایک اور کیمرا ہوتا ہے۔ جو ایک سیکنڈ کے لاکھویں اور دو لاکھویں حصہ میں بھی فوٹو کھینچ لیتا ہے۔ اس کیمرہ کے ذریعہ دوڑتے ہوئے گھوڑے اور اڑتے ہوئے جہاز کا بھی فوٹو لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں زمانہ کا احساس زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اگر وہ کیمرہ جو ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتا ہے اس کی حس تمہارے ہاتھ میں ہوتی۔ تو تمہیں معلوم ہوتا۔ کہ جب تم کسی چیز کو چھوتے ہو۔ اور چھوتے ہی تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ چیز صاف ہے یا کھُردری۔ نرم ہے یا سخت تو اس چھونے میں اور احساس میں وقت کا فرق پایا جاتا ہے۔ لیکن وہ

فرق نہایت قلیل ہوتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ جب تم کسی چیز پر ہاتھ رکھتے ہو۔ تو فوراً ایک تار دماغ کو جاتی ہے اور دماغ ہاتھ کی چیز کا جائزہ لے کر وہ احساس پیدا کرتا ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔ تم کو صرف ہاتھ رکھنے اور ایک احساس حاصل کرنے کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن حقیقتاً ہاتھ کے چھونے میں اور احساس میں دو تاروں کے ملنے اور ایک حکم کے آنے کا زمانہ شامل ہوتا ہے۔ جسے تم وقت کے احساس کی کمی کی وجہ سے محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح تم آنکھ سے دیکھتے ہو۔ تو آنکھ کھولتے ہی تمہیں ایک چیز نظر آجاتی ہے اور تم سمجھتے ہو کہ آنکھ کھلنے اور اس چیز کو دیکھنے میں کوئی وقفہ نہیں اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ تم وقفہ کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آنکھ کھولنے سے آنکھ کے پچھلے اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور ان اعصاب کے ذریعہ دماغ کو اطلاع جاتی ہے اور دماغ اس دیکھے ہوئے نقشہ کو محسوس کرتا ہے۔ اور تم سمجھتے ہو کہ آنکھ دیکھ رہی ہے مگر یہ کام اتنی جلدی ہو جاتا ہے۔ کہ تم اس وقفہ کو معلوم کرنے کا کوئی آلہ نہیں۔ تصویر کے کیمرہ میں وقفہ کا احساس ہوتا ہے۔ سائنسدانوں نے غور کر کے ایسا آلہ نکال لیا ہے۔ جس سے وہ تیز سے تیز چیزوں کی تصویریں لے لیتے ہیں چنانچہ ایسے کیمرے بھی پائے جاتے ہیں جو ایٹم کے بخارات کی تصویریں لے لیتے ہیں۔ حالانکہ ایٹم کے بخارات ایک سیکنڈ میں دس دس بیس بیس پندرہ پندرہ میل چلے جاتے ہیں۔ ان بخارات کی تصویریں لینے کے لئے خاص قسم کے کیمرے ایجاد کئے گئے ہیں۔ ان تصویروں کے ذریعہ ہی سائنس دان ایٹم کی تحقیقات کے سلسلہ میں بعض اور باتوں کا پتہ لگاتے ہیں۔ پس چونکہ تمہارے پاس وہ آلہ نہیں ہوتا۔ جس کے ذریعہ تم چھوٹے سے چھوٹے وقفہ کا اندازہ لگا سکو۔ اس لئے تم سمجھتے ہو۔ کہ چھونے اور پکڑنے اور اس کا احساس کرنے میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی بتدریج ہوتا ہے۔ اگر تمہارے پاس وقفہ معلوم کرنے کا آلہ ہوتا۔ تو تمہیں معلوم ہوتا کہ جب تم کسی چیز کو ہاتھ لگاتے ہو۔ تو اس کا فیصلہ پہلے دماغ نے کیا تھا۔ پھر وہ فیصلہ ہاتھ کو گیا۔ اور اس نے اس چیز کا احساس کیا۔ لیکن چونکہ یہ بات جلدی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔

پس

ہر چیز میں ایک تدریج

پائی جاتی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا تیسرے کے بعد چوتھا۔ اور چوتھے کے بعد پانچواں قدم اٹھ رہا ہے۔ یا مثلاً تم کھانا کھاتے ہو تم منہ میں لقمہ ڈالتے ہو۔ لیکن صرف منہ میں لقمہ ڈالنے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اگر محض منہ میں لقمہ ڈالنے سے ہی تمہیں غذا کا فائدہ حاصل ہو جاتا تو خدا تعالیٰ نے پہلا معدہ دانتوں کو پیدا نہ کرتا لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد دانتوں سے چبایا جاتا ہے۔ پھر اگر صرف دانتوں سے چبانے

سے چاہے غذا سے فائدہ اٹھا لیتے۔ تو غذا تعلق معدہ پیدا نہ کرتا۔ پھر غذا معدہ میں جاتی ہے اور معدہ مدھانی کی طرح کام کرتا ہے۔ جس طرح ہم کسی برتن میں دہی ڈال کر اُسے مدھانی سے بلوتے ہیں۔ اسی طرح معدہ غذا کو ہلاتا ہے۔ تم یہ سمجھ لو کہ کھانا دودھ ہے۔ دانت اسے دہی بناتے ہیں۔ اور معدہ اس کو مدھانی کی طرح پتلا کرتا ہے پھر وہ

پتلی کی ہوئی غذا

انتڑیوں میں جاتی ہے۔ اور انتڑیاں اسے ہضم کرتی ہیں۔ پھر آگے انتڑیوں کے تین حصے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تم انہیں ایک چیز ہی سمجھ لو۔ جب بھی ایک لقمہ جو منہ میں ڈالا گیا چوتھی جگہ جا کر ہضم کے قابل ہوا۔ اگر وہ لقمہ کسی ایک ہی جگہ رکھ دیا جائے۔ تو انسان مر جائے۔ انسان کا معدہ نکال دیا جائے یا اس کی انتڑیاں نکال دی جائیں۔ تو انسان مر جائے یا اس کی زندگی وبال ہو جائے۔ اگر لقمہ والی غذا معدہ میں ڈالی جائے منہ میں نہ ڈالی جائے۔ تو انسان مر جائے یہی وجہ ہے کہ سوائے دودھ کے کوئی غذا معدہ میں ڈال نہیں کی جاتی۔ کیونکہ معدہ غذا چبانے کا کام نہیں کر سکتا۔ پس غذا ہضم ہونے کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے بعض مدارج مقرر کئے ہیں۔ اسی طرح روحانی غذا کے ہضم ہونے کے لئے بھی مدارج ہیں۔ یہاں بھی منہ اور معدہ اور انتڑیاں ہوتی ہیں۔ جن میں غذا آہستہ آہستہ ہضم ہوتی ہے۔ جو لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ اپنی عمر ضائع کر دیتے ہیں اور وہ صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتے

مسلمان کی زندگی کا دارومدار

قرآن کریم پر ہے۔ قرآن کریم ایک غذا ہے جس پر ہمارا گزارا ہے۔ آگے غذا کی کئی شکلیں ہیں۔ مثلاً آٹے سے روٹی بناتے ہیں سوکھا آٹا پھانکا نہیں جاتا آٹے کو گوندھا جاتا ہے۔ پھر اس سے پراٹھے، پھلکے اور تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح آٹے سے تم بھجیری بنا لیتے ہو۔ گویا تم اُس آٹے کو کئی شکلوں میں تبدیل کرتے ہو۔ تب جا کر وہ کھانے کے قابل ہوتا ہے اس طرح قرآن کریم کی غذا کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ حج کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں یہ زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے گویا کہیں یہ پکوڑے بن گئی ہے۔ کہیں پراٹھا بن گئی ہے۔ کہیں بھجیری بن گئی ہے کہیں گلگلے بن گئی ہے۔ مگر ہے وہی چیز۔ لیکن ان چیزوں کا بن جانا کافی نہیں جب تک ہم انہیں چبائیں نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں جب تک غذا معدہ اور انتڑیوں کے دورے نہ نکلے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں نے "ذہنی جگالی" کی اصطلاح بنائی ہوئی ہے۔ یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اُسے چباتا ہے۔ کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے۔ اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا۔ اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے۔ اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ چونکہ ایک جانور چوبیس گھنٹے تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا۔ اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھا لیتا ہے۔ لیکن جب کھرلی پر آتا ہے۔ تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ اور اسے خوب چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اُسے چباتا ہے۔ اسی طرح

روحانی جگالی کی کیفیت

ہوتی ہے۔ جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کا ترجمہ کر لیتا ہے۔ قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ دست آنے لگ جائیں گے یا تے آ جائے گی۔ اور روٹی باہر نکل آئے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ اس غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے

یہودیوں کی مثال

اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ اسے ان مراتب سے گزارا جائے جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب سے گزارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہوگا۔

پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد

سوچنے کی عادت ڈالو

اور سوچنے کے بعد اس کی جو تاثیریں ہوتی ہیں ان پر غور کرو اور دیکھو کہ وہ کہاں کہاں روشنی ڈالتی ہیں تم غور کرو گے تو اس کے مطالب خود بخود نکلتے آئیں گے۔ مثلاً لالٹین کی روشنی جہاں تک روشنی کا سوال ہے دو میل سے بھی نظر آ جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک رستہ دیکھنے کا سوال ہے۔ وہ پچاس ساٹھ گز تک ختم ہو جاتی ہے۔ تم ایک جگہ پر لالٹین رکھ کر آگے چلے جاؤ تو پچاس ساٹھ گز کے بعد تمہیں رستہ نظر نہیں آ سکے گا۔ اب

اس مثال کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے

تم سوچو تو تمہیں پتہ لگے گا کہ روشنی کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں۔ مثلاً غور کرنے پر تمہیں پتہ لگے گا کہ روشنی دائیں گئی ہے بائیں گئی ہے آگے گئی ہے پیچھے گئی ہے اوپر گئی ہے نیچے نہیں گئی۔ کیونکہ نیچے زمین ہے ورنہ وہ نیچے بھی چلی جاتی۔ چنانچہ اگر تم ایک مشعل اٹھا لو تو تم دیکھو گے کہ اس کی روشنی نیچے بھی جائے گی۔ گویا اس کا عمل چھ طرف ہوگا۔ لیکن اگر تم پانی بہاتے ہو تو تم دیکھو گے کہ پانی ہمیشہ نچلی طرف جاتا ہے اگر ایک طرف زمین نیچی ہے تو پانی ایک طرف جائے گا۔ اگر دو طرف نچلی زمین ہے تو پانی دو طرف جائے گا۔ اگر تین طرف نچلی ہے تو پانی تین طرف جائے گا۔ اگر چاروں طرف نچلی زمین ہے تو پانی چاروں طرف جائے گا۔ اگر سب طرف اونچی زمین ہے تو پانی وہیں ٹھہرا رہے گا۔ یہی حال روحانی تعلیم کا ہے۔ بعض تعلیمیں ایسی ہوتی ہیں جو چاروں طرف اثر کرتی ہیں۔ بعض تعلیمیں اوپر کی طرف اثر ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ اور بعض نیچے اثر ڈالنے والی ہوتی ہیں مثلاً گیس ہے یا دھواں ہے۔ گیس اور دھواں ہمیشہ اوپر کی طرف جاتے ہیں۔ اسی طرح

بعض روحانی تعلیمیں

خدا تعالیٰ پر اثر کریں گی۔ اور بعض تعلیمیں انسانوں پر اثر کریں گی اور بعض صرف اصلاح نفس کے کام آئیں گی۔ گویا وہ ایسی ہوں گی جیسے کنڑ رے میں پانی ڈال لیا جاتا ہے۔ غرض اگر تم قرآن کریم پر غور کرو گے تو تم اس سے کئی نتائج نکال لو گے۔ محض الفاظ پڑھنے کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے تم معدہ میں کھانا ڈالتے جاؤ اور اسے دانتوں سے چباؤ نہیں۔ اس صورت میں تمہیں خون کے دست آنے لگ جائیں گے۔ تم بوٹیاں ڈالتے جاؤ انہیں چباؤ نہیں تو اس سے تمہیں اپنڈے سائیٹس اور دوسری امراض لگ جائیں گی۔ حالانکہ بوٹی کے اندر گودا اور کھانا ہضم کرنے والا مادہ موجود ہوتا ہے پس تم

قرآن کریم پر سوچو

اور پھر سوچ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ورنہ تمہاری مثال اس شخص کی سی ہو گی جو ایسی چیز استعمال کرتا ہے جس کا نتیجہ مخالف پڑتا ہے۔ مثلاً وہ روشنی والا کام پانی سے لیتا ہے۔ اور پانی والا کام روشنی سے لیتا ہے دھوئیں سے پانی والا کام لیتا ہے اور پانی سے دھوئیں والا کام لیتا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ ہر چیز سے بالا ہے۔ یوں تو وہ ہر جگہ ہے لیکن جہت کے لحاظ سے وہ سب سے بالا ہے۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے اوپر جانے والی یعنی دھوئیں اور گیس کی خاصیت رکھنے والی تعلیموں کی ضرورت ہے اور بنی نوع کی اصلاح کے لئے پانی اور روشنی کی خاصیت رکھنے والی تعلیم کام دے گی۔ اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے وہ چیز چاہیئے۔ جو ایک جگہ ہی ٹھہری رہے اگر روحانی تعلیم کو بھی ضرورت کے مطابق استعمال نہ کیا جائے تو وہ بے کار رہتی ہے اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن کیا وہ پاگل ہے کہ ہر چیز جو عقل میں آتی ہے یا نہیں آتی کرنے لگ جائے۔ خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ چاہے تو سب کو یکدم مار دے۔ لیکن وہ سب کو نہیں مارتا۔ اس طرح روحانیات میں سب کچھ قواعد کے ماتحت ہوتا ہے۔ اگر قواعد کے ماتحت کام نہ کیا جائے تو نہ خدا تعالیٰ کچھ فائدہ دے سکتا ہے نہ رسول فائدہ دے سکتا ہے اور نہ قرآن کریم فائدہ دے سکتا ہے۔

پس تم

اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالو

کہ تم زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکو قرآن کریم پڑھو اور اس پر غور کرو۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ کی صفات کو ہی لے لو۔ ان کو بھی ضرورت کے مطابق استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یا حی و قیوم خدا فلاں شخص کو مار دے۔ تو یہ دعا درست نہیں ہوگی۔ زندہ اور قائم رہنے والا خدا کسی کو مارے گا کیوں۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ ان صفات کو استعمال کیا جائے جن کا دعا کے ساتھ جوڑ ہو۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ اے حی و قیوم خدا تو میری قوم کو زندہ کر۔ اور اے منتقم خدا تو میرے دشمن کو مار دے۔ تو یہ درست ہوگا۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں ہوگا۔ کہ اے حی و قیوم خدا تو میرے دشمن کو مار دے۔ اور اے منتقم اور قہار خدا تو میری قوم کو ترقی دے۔ کیونکہ زندہ رکھنے والی اور ترقی دینے والی صفات اور ہیں۔ اور مارنے والی صفات اور ہیں یا مثلاً رزق کا سوال ہے۔ ہم یہ نہیں کہیں گے کہ

اے حی و قیوم خدا

تو ہمیں رزق دے بلکہ یہ کہیں گے کہ اے رازق و باسط خدا تو ہمیں رزق دے۔ یا اگر ہم بیمار ہیں تو یہ نہیں کہیں گے کہ اے رازق خدا، تو ہمیں شفا دے۔ رازق کی صفت بے شک اچھی ہے لیکن شفا دینے کا اس صفت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر شفا کے لئے دعا کرنی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی صفت شافی کا ذکر کرو۔ اور کہو شافی خدا۔ تو مجھے شفا دے۔ غرض صفات کے استعمال میں بھی بڑے غور کی ضرورت ہے اور دعا جو صفات الٰہیہ کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس میں بھی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی دعا کام نہیں دیتی۔ پس تم سوچنے کی عادت ڈالو۔ قرآن کریم پڑھو اور اس پر غور کرو۔ اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو

تم ایک زندہ اور فعال قوم

نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی لوہے کو دیکھ لو۔ یورپ اس سے انجن بناتا ہے لیکن تم اس سے محض ہتھوڑے وغیرہ بناتے ہو۔ زیادہ سے زیادہ قینچیاں بنا لیتے ہو۔ پرانے زمانے میں عورتیں سیر سیر سونا کانوں میں ڈال لیتی تھیں ان کے کان لٹک جاتے تھے ان میں بڑے بڑے سوراخ ہو جاتے تھے۔ اور وہ سمجھتی تھیں کہ ہم بڑی مالدار ہیں لیکن اُسی سونے سے یورپ کے ممالک مختلف اشیاء تیار کریں اور ان کے ذریعہ دوسرے ممالک سے کئی گنا زیادہ مال لے آئے۔ پس کسی چیز کا موجود ہونا کافی نہیں۔ تم اس بات پر فخر نہ کرو۔ کہ تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ اگر تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ اور اگر تم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تم سے بڑھ کر بدقسمت بھی اور کوئی نہیں۔ کیونکہ تمہاری جیبوں میں سونا بھرا ہے مگر تم اس سے کوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے

صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے نئے دفاتر کا افتتاح

مرکزی صیغہ جات کا معائنہ۔ کارکنان سلسلہ کو ضروری ہدایات اور اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا

قریباً ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا یعنی ۲۱ر مئی ۱۹۵۰ء کو صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے مستقل مرکزی دفاتر کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاتھوں سے مرکز سلسلہ ربوہ میں رکھا گیا تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اور اس دوران میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اپنے عارضی کچے دفاتر میں ہی کام کرتے رہے۔ اب جبکہ مرکزی دفاتر کی عمارات خدا تعالیٰ کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہونچ گئیں اور صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے دفاتر اپنی مستقل عمارات میں منتقل ہوئے تو ضروری سمجھا گیا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست کی جائے کہ حضور اس موقعہ پر تشریف لاکر اجتماعی دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان نئی عمارات کو سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے اور کارکنوں کو اخلاص اور قربانی اور فدائیت کے جذبات کے ساتھ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ چنانچہ ۱۶ر نومبر ۱۹۵۳ء کو جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر نئی عمارت میں منتقل ہو رہے تھے۔ صاحبزادہ والا تبار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت بابرکت میں اطلاع بھجوائی گئی۔ کہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ نئی عمارت میں منتقل ہو رہے ہیں۔ اور ٹھیک ٹھاک شروع ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئی عمارت کو سلسلہ کے اداروں اور کارکنوں کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ اور اس کے ساتھ ہی لکھا کہ ارادہ ہے کہ جب پورا ٹھیک ٹھاک ہو جائے تو اس وقت حضور کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ موقعہ پر تشریف لاکر اجتماعی دعا فرمائیں اس کے بعد جب دفاتر کا تمام سامان نئی عمارت میں منتقل ہو چکا تو جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے وکالت علیا انجمن تحریک جدید کے مشورہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں مشترکہ درخواست ارسال کی کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کی افتتاحی دعا کے لئے ۱۹ر نومبر بروز جمعرات صبح دس بجے کا وقت رکھ لیا جائے۔ حضور نے اس کے جواب میں اپنی منظوری مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ ایسے موقعہ پر کچھ غرباء کے لئے اور کچھ خوشی کے لئے بھی خرچ کر لیا جائے تو کچھ حرج نہیں۔ حضور کی اس منظوری کے حاصل ہونے پر مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ اور وکیل الاعلیٰ صاحب نے افتتاحی دعا کا پروگرام تجویز فرمایا۔ یہ پروگرام مندرجہ ذیل شقوں پر مشتمل تھا۔

اول یہ تجویز کیا گیا کہ ہر دو دفاتر کی درمیانی سڑک پر غربی گیٹوں کے سامنے ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ اور وکلاء صاحبان انجمن تحریک جدید حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کریں گے۔

دوم۔ استقبال کے بعد حضور پہلے دفاتر تحریک جدید میں تشریف لے جائیں گے اور نئی عمارت کے کمروں کا معائنہ فرمائیں گے۔ معائنہ کے وقت سارا عملہ اپنے اپنے کمروں میں حسب دستور کام کرتا رہے گا۔ البتہ وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید حضور کے ساتھ ہو کر دفاتر را ؤنڈ کریں گے۔ اور ہر صیغہ کا وکیل یا افسر اپنے کمرے کے دروازہ پر حضور کا استقبال کر کے حضور کو اپنے اپنے کمرہ کا معائنہ کرائے گا۔

سوم۔ معائنہ کے فارغ ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے ہال میں تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں افتتاحی دعا فرمائیں گے۔ اس موقعہ پر تحریک جدید کے تمام کارکنان دعا میں شریک ہوں گے۔

چہارم یہ فیصلہ کیا گیا کہ دفاتر تحریک جدید میں افتتاحی دعا سے فارغ ہو کر حضور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تشریف لائیں گے اور مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ حضور کے ساتھ ہو کر حضور کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے کمرہ جات کا معائنہ کرائیں گے۔ انجمن کا باقی عملہ اپنے اپنے کمروں میں حسب معمول کام کرتا رہے گا۔ البتہ ہر کمرہ کے دروازہ پر متعلقہ ناظر یا افسر صیغہ حضور کا استقبال کر کے اپنے اپنے کمرہ کا معائنہ کرائے گا۔

پنجم۔ اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد تلاوت قرآن مجید اور درثمین کی کوئی نظم پڑھی جائے گی اور پھر حضور کی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پیش کئے جائیں گے اور حضور ایڈریس کے جواب کے بعد اجتماعی دعا فرمائیں گے جس میں ہر دو انجمنوں کے عملہ کے علاوہ صحابہ اور مہمانان و دیگر حاضرین شریک ہوں گے

ششم۔ بالآخر احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی ایک متحدہ پارٹی ہوگی۔ جس میں مختصر سا ناشتہ پیش کیا جائیگا

یہ پروگرام تجویز کرتے وقت مزید دو فیصلے اور بھی کئے گئے۔

اول۔ یہ کہ حضور کے تشریف لانے پر دو بکرے دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دو بکرے دفاتر تحریک جدید کی جانب سے بطور صدقہ ذبح کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک ایک بکرا تو صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کی طرف سے ہوگا۔ اور ایک ایک بکرا ہر دو اداروں کے عملہ کی طرف سے ہوگا۔

دوم۔ معائنہ کے وقت ہر دو عمارتوں پر حکومت پاکستان کا جھنڈا اور لوائے احمدیت لہرائے جائیں گے۔

اسی طرح یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مشترکہ جلسہ اور اجتماعی دعا کے لئے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک وسیع شامیانہ لگایا جائے گا۔ اور دوستوں کو اس تقریب میں شمولیت کے لئے دعوت نامے جاری کئے جائیں گے اور دعوت نامے جاری کرنے میں ذیل کے طبقات کو خصوصیت سے ملحوظ رکھیں گے

اوّل۔ وہ صحابہ کرام جو ربوہ میں موجود ہوں

دوم۔ مختلف تعلیمی ادارہ جات کے نمائندے

سوم۔ سلسلہ کے وہ مہمان جو عارضی طور پر باہر سے ربوہ میں آئے ہوئے ہوں۔

چہارم۔ ربوہ کے غرباء اور مساکین میں سے ایک حصہ۔

اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کو مناسب طریق پر سجایا گیا۔ ہر دو دفاتر کی عمارتوں پر حکومت پاکستان کا جھنڈا اور لوائے احمدیت لہرایا گیا جگہ جگہ خوشنما قطعات اور بورڈ آویزاں کئے گئے۔ اور جابجا گملے رکھے گئے۔ حضور کے استقبال کے لئے دفاتر کے گیٹ پھولوں اور پتوں سے سجائے گئے اور احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک وسیع شامیانہ لگایا گیا۔ جس کے نیچے آنیوالے معززین کے لئے کئی سو کرسیاں اور کوچ قرینہ کے ساتھ لگائے گئے۔ اور اس تقریب کی کارروائی دوستوں تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا۔

مجوزہ پروگرام کے مطابق ۱۹ر نومبر جمعرات کے دن ٹھیک ۱۰ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ دفاتر کے معائنہ اور افتتاحی دعا کیلئے کار میں تشریف لائے اور ہر دو دفاتر کی درمیانی سڑک پر غربی گیٹوں کے سامنے وکلاء صاحبان انجمن تحریک جدید اور ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ حضور کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ حضور مطابق پروگرام پہلے دفاتر تحریک جدید کے احاطہ میں تشریف لے گئے جہاں تھوڑی دیر کے لئے اطفال الاحمدیہ نے مکرم عنایت اللہ صاحب انسٹرکٹر کی سرکردگی میں پی ٹی کا مظاہرہ کیا جو حضور نے ملاحظہ فرمایا اس کے بعد حضور دفاتر تحریک جدید کے اندر تشریف لے گئے اور کمروں کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے وقت تمام عملہ اپنے اپنے کمروں میں حسب ہدایت کام کرتا رہا مکرم قائمقام وکیل الاعلیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور بعض دوسرے دوست حضور کے ہمرکاب رہے۔ دفاتر تحریک جدید میں سب سے پہلے حضور دفتر وکالت تبشیر میں تشریف لے گئے۔ وہاں دفتر کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ملک کے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے نقشے دفتر کی دیواروں پر چاروں طرف آویزاں ہونے چاہئیں۔ تاکہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ہر وقت صحیح اندازہ ہوتا رہے۔ اس معائنہ کے وقت مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و قائمقام وکیل الاعلیٰ موجود تھے۔ اس کے بعد حضور دفتر تجارت میں تشریف لے گئے جہاں قریشی عبدالرشید صاحب وکیل التجارت نے اپنے دفتر کا معائنہ کروایا۔ پھر حضور وکالت تعلیم۔ وکالت صنعت اور دفتر ریویو آف ریلیجنز میں تشریف لے گئے جہاں میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم تشریف فرما تھے۔ پھر حضور نے دفتر سندھ ریجی ٹیبل آئیل، نائب وکالت تصنیف اور وکالت قانون کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ پھر حضور کمیٹی روم میں تشریف لے گئے۔ جہاں غیر ملکی طلباء اور شاہدین جمع تھے۔ اس کے بعد دفتر سکرٹری مجلس تحریک جدید۔ دفتر وکیل الدیوان۔ دفتر وکالت علیا۔ دفتر وکالت زراعت اور دفتر زراعت اور دفتر

آڈیٹر تحریک جدید کا حضور نے معائنہ فرمایا۔ دفتر آڈیٹر میں مکرم بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر آڈیٹر تحریک جدید موجود تھے۔ پھر حضور نے دفتر امانت جائیداد ملاحظہ فرمایا۔ جہاں مکرم ماسٹر نذیر اللہ صاحب افسر امانت موجود تھے۔ پھر حضور نے دفتر وکیل المال ثانی دیکھا۔ جہاں قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال موجود تھے۔ پھر دفتر وکیل المال اول میں حضور تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال اول نے حضور کو اپنے دفتر کا معائنہ کروایا۔

اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور پھر دفاتر تحریک جدید کے ہال میں تشریف لے گئے۔ اس وقت تمام کارکنان تحریک جدید بھی ہال میں جمع ہو گئے اور حضور نے دفاتر تحریک جدید کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا سے فارغ ہو کر حضور ساڑھے دس بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تشریف لائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر اعلیٰ اور مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے حضور پُرنور کے ساتھ ہو کر حضور کو تمام دفاتر کا معائنہ کروایا۔ اس وقت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ بھی ساتھ تھے۔ انجمن کا باقی عملہ اپنے اپنے کمرہ میں کام کرتا رہا۔

حضور سب سے پہلے عمارت کے غربی جانب نظامت جائیداد کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد اپنے عملہ کے ساتھ موجود تھے۔ پھر حضور نے نظارت علیا اور حفاظت مرکز کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انگریزی ترجمۃ القرآن کے دفتر میں تشریف لائے۔ جہاں مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے موجود تھے۔ پھر حضور دفتر تعلیم و تربیت میں تشریف لے گئے جہاں مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت اپنے عملہ کے ساتھ موجود تھے۔ اس کے بعد حضور نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے دفتر کا معائنہ فرمایا جہاں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تشریف رکھتے تھے۔ پھر حضور دفتر بیت المال میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم خان صاحب جناب مولوی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال اپنے عملہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ اس کے بعد حضور دفتر ایڈیٹر محاسب میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم میاں عبدالباری صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ نے حضور کا استقبال کیا پھر حضور دفتر بہشتی مقبرہ، دفتر تالیف و تصنیف، دفتر آڈیٹر، دارالقضاء، اور دفتر امور عامہ میں تشریف لے گئے مجلس مقبرہ کے دفتر میں مکرم بابو عبدالحمید صاحب سکرٹری مجلس کارپرداز دفتر تالیف و تصنیف میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج شعبہ تالیف و تصنیف دفتر آڈیٹر میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ دارالقضاء میں مکرم مولوی تاج الدین صاحب ناظم قضا اور امور عامہ میں مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب قائم مقام ناظر امور عامہ نے حضور کا استقبال کیا اور اپنے اپنے دفاتر کا معائنہ کروایا۔

اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں اس سائبان کے نیچے تشریف لے گئے جہاں صحابہ کرام اور سلسلہ کے مہمانان اور تعلیمی ادارہ جات کے نمائندے اور ربوہ کے معزز حضرات کرسیوں پر تشریف رکھتے تھے۔ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے تمام کارکنان بھی اس جلسہ اور اجتماعی دعا میں شرکت کے لئے اپنے اپنے دفاتر سے آکر شریک ہو گئے تھے۔

سٹیج پر تشریف فرما ہو کر حضور نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور پھر ایک وسیع ہال کی تعمیر کے متعلق جس کی تجویز قادیان میں ہوئی تھی۔ مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ سے گفتگو فرماتے رہے۔ یہ ہال دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے غربی جانب کے میدان میں بننا تجویز ہوا ہے۔ اس موقعہ پر حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے مزید دو برآمدے اور دو چھوٹے کمروں کی منظوری بھی مرحمت فرمائی۔ کیونکہ دفاتر کی موجودہ عمارت اپنی وسعت کے باوجود صدر انجمن احمدیہ کی وسیع ضروریات اور بڑھتے ہوئے عملہ کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہے اور باوجود اس کے کہ بعض کمروں میں دو دو دفتروں کو تنگ جگہ میں داخل کر کے پیک کیا گیا ہے پھر بھی مشکل کا سامنا ہو رہا ہے۔

اس کے بعد اجتماعی دعا کا پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم جناب ماسٹر نذیر اللہ صاحب نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ مکرم ماسٹر صاحب نے اس موقعہ پر سورۃ الفتح کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ جو ایک نہایت ہی موزوں انتخاب تھا۔ اس کے بعد شیخ رشید اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منظوم کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ جس میں ذیل کے شعر آتے ہیں۔ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

پھر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب قائمقام وکیل الاعلیٰ نے انجمن تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں بیرونی مشنوں کی وسعت کا ذکر کر کے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے انجمن تحریک جدید کو دنیا کے کثیر التعداد ملکوں میں اسلام کی خدمت کے لئے مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس ایڈریس کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب سوز جامعۃ المبشرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ سنائے۔ جن میں ذیل کے شعر آتے ہیں ؎

بہار آئی ہے اب وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملامت ہے عجب اس داستاں میں
ہوئے بدنام ہم اس سے جہاں میں
وہ جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں
ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں ہجرت کے غیر معمولی دھکے کے باوجود سلسلہ کے کام میں غیر معمولی وسعت کا ذکر کر کے بتایا۔ کہ ہم عظیم الشان عمارت جس کے بنانے کی ہمیں ربوہ میں توفیق ملی ہے۔ اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے علیم و قدیر خدا کا یہ منشاء ہے کہ جماعت کے وسیع اور عالمگیر مقصد کے پیش نظر ہمیں ہر حال میں اپنے کاموں اور اپنے سامانوں کو وسیع کرتے چلے جانا چاہیئے حتیٰ کہ وہ الہامی بشارت اپنی تکمیل کو پہنچ جائے کہ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

بعد ازاں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور کی تقریر کا ملخص ذیل میں اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

مایوسیاں اور ترقیاں دونوں ہی ان لوگوں کے لئے شاق گذرتی اور انہیں زیادہ صدمہ پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ جو اپنی کامیابی کے زمانہ میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں کبھی مایوسی کا سامنا نہیں ہوگا۔ اور مایوسی کے زمانہ میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں کبھی ترقی نہیں ملے گی میری توجہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۲ء میں ہی اس طرف پھیر دی تھی۔ کہ جماعت کے لئے ایک بہت بڑا ابتلاء مقدر ہے۔ اور اس وقت خطبات میں میں نے متواتر اس امر پر زور دیا تھا کہ ہمیں اپنے لئے کوئی نیا مرکز تلاش کرنا پڑے گا۔ لیکن جماعت نے اس طرف توجہ نہ کی اور ایک لحاظ سے اس کے ایمان کی مضبوطی کی علامت تھی۔ قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئیاں تھیں ان پر مضبوط ایمان ہونے کی وجہ سے جماعت کے افراد کا ذہن اس طرف نہیں جاتا تھا کہ ہمیں قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی لیکن جہاں یہ بات ان کے مضبوطیٔ ایمان کا باعث تھی وہاں اس بات کی بھی علامت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی تشریح سمجھنے میں ان سے کوتاہی ہوئی۔

قادیان پر جب دنوں حملے ہو رہے تھے ان ایام میں جبکہ ایک رات میں بڑے زور سے دعا کر رہا تھا مجھے الہام ہوا کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں پھر اکٹھا کر کے واپس لے آئیگا اس سے میں نے سمجھا کہ ہمارے لئے ہجرت اور انتشار کا دور مقدر ہے لیکن اس کے بعد خدا تعالیٰ ہمیں ایک جگہ جمع کر دیگا اور بالآخر کامیابی اور کامرانی کے ساتھ قادیان واپس لائیگا۔

معترض اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا قادیان واپس جانے کی خواہش رکھنا ہندوستان سے ساز باز رکھنے کی علامت ہے اگر اس اعتراض کو صحیح سمجھ لیا جائے تو اس کی زد سب سے پہلے نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑتی ہے اور کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کا مکہ واپس جانے کی خواہش رکھنا نعوذ باللہ اس بات کی علامت تھا کہ آپ کفار سے ساز باز رکھتے تھے لیکن اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامیابی اور کامرانی سے مکہ واپس جانا آپ کی عزت اور بلند شان کی دلیل ہے۔ تو آپ کے صحابہ اور مخلصوں کا بھی قادیان کی واپسی کی خواہش رکھنا ان کے مقرب اور معزز ہونے کی دلیل ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے دین اور وطن اور حکومت کے لئے عزت کا موجب بناتے ہوئے واپس لے جائیگا۔ ہم دیانت اور امانت اور حب الوطنی کے جذبات کو ترک کر کے واپس نہیں جائیں گے۔

حضور نے فرمایا جب میں قادیان سے احمدیوں کو ایک نظام کے ماتحت باہر بھجوا رہا تھا تو جماعت کا ایک طبقہ یہ خیال کرتا تھا۔ کہ یہ پریشانی تو چند دن کی بات ہے۔ اس لئے چند دنوں کے لئے اتنی مصیبت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اس کے بعد یہ لوگ خود بھی یہاں آ گئے۔ اس وقت وہ ان لوگوں کو بیوقوف قرار دیتے تھے۔ جو قادیان سے باہر جا رہے تھے۔ مگر اب وہ خود بھی یہاں موجود ہیں۔ پھر جب میں نے پاکستان میں جماعت کے لئے ایک مرکز بنانے کی تجویز کی (اور اس کے متعلق مجھے رؤیا وکشوف کے ذریعہ پہلے ہی بتا دیا گیا تھا) تو اس وقت بھی ایک طبقہ کا یہ خیال تھا۔ کہ یہ ہجرت صرف چند ماہ کی بات ہے۔ اس قلیل عرصہ کے لئے اتنی محنت اور اخراجات برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ہم چند گھنٹوں کے آرام کے لئے بھی سفروں میں کتنا فکر کرتے ہیں۔ تو پھر کیا دین کی اشاعت اور خدا تعالیٰ کے کام کے لئے ہمیں کسی فکر کی ضرورت نہیں؟ جو جماعت یہ خیال کرتی ہے کہ دس بارہ ماہ اشاعتِ دین کا کام نہ ہوا تو کیا ہوگا۔ وہ شکست خوردہ ذہنیت کی حامل ہوتی ہے جیتنے والی جماعت کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنا ایک دن بھی ضائع نہیں کرتی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔ خدا تعالیٰ اتنی بڑی مصیبت ایک دو دن کے لئے نازل نہیں کیا کرتا۔ اگر ہم نے تین چار ماہ کے بعد ہی قادیان چلا جانا تھا۔ تو اس نے اتنی بڑی مصیبت کیوں نازل کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کی۔ تو اس کے سات آٹھ سال بعد مکہ فتح ہوا۔ بلکہ جو صحابہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ تو قریباً سولہ سال بعد واپس آئے۔ اور پھر فتح مکہ کے بعد بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ مکہ میں نہیں ٹھہرے۔ اور اس طرح ان کی ہجرت گویا دائمی ہو گئی۔ بہرحال میں نے جماعت کو سمجھایا کہ اگر ہم چند ماہ کے لئے بھی یہاں آئے ہیں۔ تو پھر بھی اس عرصہ کے لئے مرکز بنانا چاہیئے تا ہمارا کام نہ رکے اور جماعت کی اکثریت نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ میری رائے درست ہے۔ چنانچہ ہم نے اس جگہ کو مرکز کے لئے چنا۔ کیونکہ یہ جگہ میری بعض خوابوں سے بھی مطابقت رکھتی تھی۔ اپنے مرکز سے اکھڑی ہوئی جماعت کا ہجرت والے حالات میں اتنی جلدی ایک دوسرا مرکز بنا لینا اور ایک جگہ پر بس جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ ایک عظیم الشان نشان تھا۔ جو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔

معترض اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا دوسرے لوگوں سے الگ رہنا ملک سے بے وفائی کی علامت ہے۔

مگر یہ اعتراض سراسر بے وقوفی کا اعتراض ہے۔ ایک ہی قسم کے کام کرنے والوں کو بہر حال اکٹھا رہنا پڑتا ہے تاکہ ان کے کام میں سہولت ہو لیکن شہروں میں چلے جاؤ۔ تمہیں ایک پیشہ اور ایک فن کے آدمی دھوبی۔ لوہار اور ترکھان وغیرہ سب اکٹھے رہتے نظر آئیں گے۔ اور ایسا اجتماع معاشرتی اور اقتصادی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ حب الوطنی کے کم ہونے کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ میں تو اس بات کا قائل ہوں کہ دوسری قوموں اور طبقوں بلکہ ایک ہی شہر کے رہنے والوں کو بھی پاکستان میں الگ الگ قصبات آباد کرنے چاہئیں۔ میں نے ۱۹۴۷ء میں یہاں تک کہا تھا۔ کہ پاکستان میں اردو والوں کا اور بھوپال والوں کا ایک الگ شہر آباد ہونا چاہیئے۔ تاکہ ان کی زبان خراب نہ ہو۔ مگر اس طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ لیکن ہم نے ربوہ بسا کر وہ کام کیا ہے۔ جو حکومت کو اور دوسری قوموں کو کرنا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے نہیں کیا گورنمنٹ نے لاہور میں نئی آبادی کی ایک سکیم تیار کی اس طرح دوسرا آباد۔ قائد آباد اور لیاقت آباد کے شہر آباد کرنے کی کوشش کی اور کروڑوں روپیہ ان سکیموں پر خرچ کیا۔ لیکن باوجود تمام سہولتوں کے وہ اب تک ان شہروں کو آباد نہیں کر سکی۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے باوجود کم مائیگی اور سامانوں کی کمی کے ربوہ آباد کر دیا۔ یہ ایک کارنامہ تھا۔ کہ گورنمنٹ کو اسے فخر کے طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے لیڈر اتنی چھوٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ ایک کمزور اور پست ذہنیت کی علامت ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی۔ کہ باوجود سامانوں کی کمی کے ہم نے ربوہ آباد کر لیا۔ پھر چند دن میں بھی کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید اور پھر قادیان کے چندوں کو ملا لیا جائے تو چندہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ کم نہیں ہوا۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اور جس ارادہ کے ماتحت ہم نے اس شہر کو بسایا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو۔ اس کے دین کی اشاعت ہو۔ ذکر الٰہی اور نماز اور روزہ کا چرچا ہو۔ رسومات سے بچنے کی ہمیں توفیق ملے اور لوگ دینی تعلیم کے حصول کے لئے یہاں اکٹھے ہوا کریں۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارادوں میں کامیاب فرمائے۔ اور اس شر سے بھی بچائے جو ماحول کے اثر سے پیدا ہو سکتا ہے اور اس شر سے بھی محفوظ رکھے۔ جو ہمارے اپنے نفسوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیں اپنے فرائض کما حقہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس تقریر کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی اور پھر تمام حاضرین مجلس اور کارکنان میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور اس پر یہ خوشکن اور روح پرور تقریب ختم ہوئی۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مجوزہ پروگرام کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے پر دو بکرے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اور دو بکرے دفاتر تحریک جدید کی طرف سے بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح متعدد دوستوں نے اس تقریب کے بہت سے فوٹو بھی لئے۔ غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب نہایت خیر و خوبی اور عمدگی اور ظاہری و باطنی شان کے ساتھ سرانجام پائی۔ اس تقریب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے صدر انجمن اور تحریک جدید کے جن دوستوں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ اور ان میں ہر دو عمارتوں کے نگران خواجہ عبید اللہ صاحب ایس۔ ڈی۔ او اور چودھری عبد اللطیف صاحب اوورسیر اور ان کا عملہ بھی شامل ہے۔ وہ سب کے سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے اس خوشی میں فیصلہ کیا۔ کہ ایک روز تعطیل کی جائے۔ چنانچہ ۱۲ر نومبر بروز ہفتہ اس تاریخی تقریب کی وجہ سے دیڑھ چھٹی کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو سلسلہ کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور جماعت کو اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازے۔ اور ہمیشہ نوازتا رہے

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

۱۔ کلکتہ ۲۰ر نومبر بروز جمعہ بوقت شب جلسہ سیرت النبی نہایت شاندار طور پر منعقد ہوا۔ سامعین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ مقررین میں ایک پادری۔ ایک انگریز اور ایک برہمو حضرات تھے۔ بعدہ مکرم مولوی ... صاحب کی تقریر سامعین نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ سُنی۔

۲۔ بنڈگلہ گمتولی پلی مورخہ ۲۰ر نومبر کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ اور بعد تلاوت قرآن کریم شروع ہوا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب تانگدوی نے آنحضرت صلعم کی مقدس سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حضور کی نعت میں چند نظمیں بھی پڑھ کر حاضرین کو مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔

۳۔ آسنور مورخہ ۲۰ر نومبر کو جلسہ سیرت النبی زیر صدارت مولانا حبیب اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم و نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں مولانا احد اللہ صاحب مولوی فاضل و مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ انچارج، سید محمد یاسین صاحب اور خواجہ غلام محمد صاحب ڈار نے ترتیب وار حضور صلعم کا خلق عظیم، شجاعت، استقامت۔ توکل علی اللہ، عفو و کرم کے چیدہ چیدہ واقعات۔ حضور صلعم کا رحمۃ للعالمین ہونا۔ عالمگیر رسالت آنحضرت کی قوت قدسی، شاندار اثیار کا نمونہ اخلاق حسنہ وغیرہا پر مفصل تقاریر کیں اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ (خاکسار:۔ عبد الواحد صاحب مبلغ انچارج کشمیر)

۴۔ پٹنہ (بہار) مکرم سجاد احمد صاحب بی۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ پٹنہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت (Dr. P. S. Mahar) ہیڈ آف پولیٹیکل سائنس منعقد ہوا جناب پروفیسر اختر احمد صاحب اورینوی، پروفیسر سلطان احمد صاحب اور پروفیسر کامیشور پرشاد آمبستھا نے رسول کریم کی سیرت پر تقاریر کیں جناب امبستھا صاحب نے حضور صلعم کی باعظمت اور پُر وقار سیرت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "آپ انسانی تمدن کیلئے ایک رحمت بنکر آئے۔ آپ کی تعلیم صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ سارے عالم کے لئے ایک ایسا سرچشمہ تھا اور ہے جس سے دنیا کی ساری قومیں اب بھی سیراب ہو سکتی ہیں۔"

جناب ڈاکٹر پی۔ ایس جہار صاحب ہیڈ آف پولیٹیکل سائنس (Head of Political Science) نے اسلام اور اسلام کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "دنیا کے سارے مذہب اور ساری قومیں عورت کو حقیر تصور کرتی رہی ہیں۔ مگر اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں عورت کو بھی اتنے ہی حقوق حاصل ہیں جتنے مرد کو۔ عورت کو برابر کا حصہ دے کر اسلام نے دنیا کے سارے مذہبوں پر فوقیت حاصل کی ہے" آگے چلکر فرمایا "حضرت محمد صاحب نے اپنی تعلیم سے انسان اور انسان میں امتیاز مٹا دیا۔ آپ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ دوسرے مذہبوں کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھو۔" (خاکسار سید سجاد احمد صاحب بی۔ اے)

۵۔ مسکرا (یوپی) بعد تلاوت قرآن کریم جلسہ شروع ہوا۔ ایک نعتیہ نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مولوی غلام نبی صاحب نے حضور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال تک کے چیدہ چیدہ حالات بیان کئے۔ اور حضور کی مختلف شئونات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں ماسٹر سلطان احمد صاحب نے آنحضرت صلعم کے پاکیزہ خصائل کے متعلق پندرہ منٹ تک تقریر فرمائی۔ پھر مکرم غلام احمد صاحب نے حضور صلعم کے چند مبارک ناموں کی تشریح کی۔ جس میں آنحضرت صلعم کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کیا۔ پھر صدر صاحب نے دو نظمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھیں۔ بعد ازاں خاکسار کی آخری تقریر ہوئی۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ کے ساتھ وسیع تعلق اور اس کے برعکس آجکل کے مسلمانوں کے کردار پر تقریر کی۔ اور زور دیا کہ مسلمان باعمل مسلمان بن جائیں اور دینی کردار کو درست کریں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔
(خاکسار محمد غلام نبی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

۶۔ ہبلی مورخہ ۱۳ر نومبر و ۲ر نومبر ہبلی میں زیر صدارت ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر صاحب سیرۃ النبی پر جلسے ہوئے۔ جن میں فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریریں ہوئیں۔ جلسے میں خاکسار۔ امیر جماعت حیدر آباد دکن و مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری نے سیرت النبی صلعم پر تقریر کر کے حقیقی اسلام کو پیش کیا۔ بعض مخالفین نے جلسے میں گڑ بڑ پھیلانے کی کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔
(خاکسار سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن)

۷۔ کوٹیلہ (اڑیسہ) مورخہ ۲۰ر نومبر کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جس میں بہت سے ہندو اور غیر احمدی حضرات شریک ہوئے۔ جلسہ ہذا میں مقررین نے اور خاکسار نے آنحضرت صلعم کی بعثت کی غرض نیز آنحضرت صلعم کی مقدس سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اختتام جلسہ پر بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کا احسن طریق سے تسلی بخش جواب دیا گیا۔ (خاکسار سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

۸۔ کیرنگ (اڑیسہ) مورخہ ۲۰ر نومبر کو جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ احمدی احباب کے علاوہ تقریباً یکصد کی تعداد میں اہل ہنود کو مدعو کیا گیا۔ مقررین نے حضور صلعم کے مبارک زمانہ کے مختلف چیدہ چیدہ حالات بیان کئے۔ حضور کی قوت قدسی۔ غیر مسلموں سے سلوک۔ حضور کے اعلیٰ اخلاق۔ دنیا میں قیام امن کے لئے حضور کا اسوۂ حسنہ اور تعلیم۔ حضور کی بعثت سے دنیا میں انقلاب۔ وغیرہا موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ غیر مسلم حضرات پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک معزز ہندو پنڈت جی نے بھی حضور صلعم کی سوانح حیات پر بہترین الفاظ میں روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ جلسے کا انتظام اور اس کو بارونق بنانے میں خدام نے قابل تعریف و قابل قدر خدمات پیش کیں جزاہم اللہ۔
(خاکسار محمد خان مبلغ سلسلہ)

اسلامی عمارت کا ستون اور ہندو معترض

از مکرم خورشید احمد متعلم جامعۃ المبشرین قادیان

کسی قوم یا مذہب کے متعلق تحقیقات کا بہترین طریق اکثر یہی ہوتا ہے کہ محقق اس مذہب یا قوم کے افراد سے مل کر یا ان کی اصلی کتب کا مطالعہ کرتے تعصب اور کشش بات کی زنجیروں سے آزاد ہو کر اس کے بارے معلومات حاصل کرے۔ اور بغور مطالعہ کے بعد اس مذہب یا قوم کے بارے میں کوئی رائے قائم کرے۔ صرف سنی سنائی باتوں پر غلط تصورات قائم کرنا مدبر انسانوں کا کام نہیں ہوا کرتا اسلام کو ہندوستان میں آئے سینکڑوں برس گذر ے۔ ہندو مسلمان مل کر محبت و پریم سے صدیوں رہتے رہے۔ اور اب بھی رہ رہے ہیں ہزاروں لاکھوں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ اور بہت سے اگرچہ وہ بظاہر مسلمان نہ ہوئے۔ مگر اسلام کی حقیقت تک پہنچے ہوئے تھے لیکن تعجب کی بات ہے کہ اکثر ہندو دوستوں کو اسلام کے مرکزی نقطۂ توحید کے متعلق ہی بہت بڑی غلطی لگی ہوئی ہے۔ یا تو ان کا اعتراض محض تعصب سے ہے۔ یا پھر وہ توحید کے سرچشمہ سے ہی بے خبر ہیں۔

آریوں اور دیگر ہندوؤں کی طرف سے تحریراً و تقریراً اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور یہ اعتراض کوئی نیا نہیں۔ بلکہ بہت پرانا ہے۔ جو بنا تحقیق کے اور بغیر جواب سننے کے دہرایا جاتا ہے۔ کہ مذہب اسلام کی ساری عمارت ایک شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سہارے کھڑی ہے۔ اگر اس رسول کو درمیان سے نکال دو تو اسلام کی بنی بنائی ساری عمارت دھڑام سے نیچے گر جائے گی۔ دوسرے یہ کہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں اللہ کے ساتھ محمد صاحب کو رکھ کر شرک کا دروازہ کھولا گیا ہے۔ جہاں اللہ کا نام لینا لازمی طور پر اسی عزت کے ساتھ محمد صاحب (رسول اللہ صلعم) کا نام بھی مسلمان کے لئے لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ ورنہ وہ کافر ہو گیا۔

جائے تعجب ہے کہ اسلام جس نے توحید کو حقیقی رنگ میں نہ صرف پیش ہی کیا۔ بلکہ اپنے ماننے والے کے دلوں کی زمین میں توحید کو بو دیا۔ توحید کو جس شدومد سے اسلام نے پیش کر کے مضبوطی سے اس پر عمل کروایا۔ اس قدر جوش و خروش اور تندہی سے کسی دوسرے مذہب نے نہ تو توحید کو پیش کیا۔ نہ ہی اپنے ماننے والوں سے عمل کروایا۔ آج اسی اسلام پر ایسے لوگ معترض ہیں جو بیسیوں برسوں سے ان مسلم توحید پرستوں سے ملتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان پر آج تک نہیں کھلا۔ کہ مسلمان صرف ایک ہی اللہ کی پوجا کرتے ہیں! اس کی ذات میں اس کی صفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے!

مذاہب کے مطالعہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی واحد غرض صرف توحید کا قیام ہوتا ہے۔ ان کا مقصد اپنی ذات کی پرستش کروانا ہرگز نہیں ہوتا نبی توحید کا قیام کامل و مکمل طور پر تبھی کر سکتا ہے جبکہ وہ خود خدا نما ہو۔ تا عوام الناس جو معرفت تامہ نہیں رکھتے۔ اپنے ہم جنس سے توحید کے راز کو سمجھ لیں۔ گویا ہر نبی اپنے دور میں توحید کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس خدا نما آئینہ کے لئے توحید کے قیام میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے وہ کامل و اکمل انسان واجب التعظیم و عزت ہو جاتا ہے ہر نبی توحید کا حامل تھا اور توحید کا قائم کرنے والا۔ ہر ایک زمانے میں اس کے ماننے والوں نے اس کی عزت کی۔ اور اس کے لئے قربانیاں پیش کیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ اور پر جلال خدا کو دکھایا۔ اس لئے حضور مسلمانوں کو ان کی جانوں سے ان کے ماں باپ سے۔ ان کی اولادوں سے سینکڑوں گنا بڑھ کر پیارے ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ اسلام کی توحید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی قائم ہے۔ اگر اس خدا نما وجود کو درمیان سے نکال دیں۔ تو واقعی جس طرح اسلام سے قبل تمام مذاہب کی بنی بنائی عظیم الشان عمارتیں دھڑام سے نیچے گر چکی ہیں۔ اسی طرح اسلامی عمارت بھی گر جائے گی۔

توحید کے قیام کے لئے آپ نے قیامت تک کے لئے آہنی دیوار بنا دی ہے جو شیطانی حملوں سے ہرگز ٹوٹ نہیں سکتی۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ عبادت کے لائق صرف وہی ایک ہستی ہے جس کا نام اللہ ہے۔ اس کے علاوہ کہیں بھی کوئی دوسری ہستی اگرچہ وہ کتنی ہی معزز کیوں نہ ہو ہرگز پوجا کے لائق نہیں۔ اس ایک معبود کے علاوہ نہ انسانوں میں سے اور نہ فرشتوں میں سے نہ ہی کسی اور طبقہ میں سے کوئی بھی الوہیت کا مستحق نہیں۔ اسلام نے اس بات پر زور دیا کہ نبی کا خدا نما وجود اگرچہ بہت ہی عزت و احترام کے قابل ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلعم صرف ایک انسان ہیں۔ جو معبود حقیقی کی طرف سے توحید سکھانے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ وہ ہرگز خدا نہیں۔ نہ ہی ان کی عبادت جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اس کے کام اس کے علم الغیب کے ماتحت حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کو راہ راست دکھانے کے لئے وقتاً فوقتاً نبی بھیجتا رہا۔ آخر کار خدا تعالیٰ نے کامل انسان کے ذریعہ کامل توحید کے قیام کا فیصلہ فرمایا۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں قیامت تک صرف توحید ہی توحید سکھائی۔ اور انسان، حیوان، جن، درخت، پہاڑ۔ اگنی۔ وایو۔ سانپ۔ سورج، چاند۔ دیوی دیوتا۔ بیل۔ پرتھوی آکاش وغیرہ کی پرستش کی ممانعت کر دی۔ صرف اسلام ہی ہے۔ جس نے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کے ذریعہ قیامت تک توحید کے قیام کے لئے تعلیم دی ہے۔ اور مسلمانوں نے عملی طور پر توحید کا ثبوت اپنی زندگیوں میں دیا ہے۔ لیکن اسلام کے علاوہ جس مذہب نے بھی دنت کے نبی کو حیثیت پیامبر انسان کے اپنے مذہب سے الگ کیا اس نبی کو بعد میں خدا بنا لیا گیا۔ کہاں یہ بات کہ نبی توحید کو قائم کرنے آیا تھا۔ اور کہاں یہ بات کہ خود اسی کو دوسرا خدا مان لیا گیا۔ اور اسی کے وجود کو توحید شکنی کے لئے استعمال کیا گیا۔

ہندو مت میں تو ایسے خدا یا دیوی دیوتے بے شمار ہیں۔ جن کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور جن کو الٰہ (معبود حقیقی) کا مقام دیا گیا ہے غالباً ان کی موٹی تعداد ...... ۳۳ (تینتیس کروڑ) ہے۔ یہ حال ہمارے ان بھائیوں کا ہے جو مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کی رو سے مشرک خیال فرماتے ہیں۔ ہمارے بھائی اگر اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب نہیں سمجھتے۔ تو اپنے تجربہ پر ہی اعتبار کریں۔ ہندو مت نے نبیوں کو (بزعم ہندو صاحبان) مذہب سے الگ کر دیا۔ تو تینتیس کروڑ تک خداؤں کی تعداد پہنچی ہوتے ہوتے اسلام کے قریب ترین مذہب عیسائیت نے تین معبود تسلیم کئے کیا تجربہ یہ نہیں بتاتا۔ کہ نبی کے وجود کو الگ کرنے سے نہ صرف یہ کہ توحید قائم نہیں رہتی بلکہ اسی نبی کو ایک نیا خدا بنا لیا جاتا ہے۔ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کا نام عبد (غلام بندہ) کے طور پر رکھنے سے توحید کا قیام متصور ہے۔ ورنہ اسلام کا بھی وہی حال ہوتا جو ہندو مت یا دیگر مذاہب کا ہوا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اسلامی توحید سے مسلمانوں کے میل جول سے اور خاص کر ہندو مت بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اسلام نے جو خدا تعالیٰ کی صفات بیان کی ہیں۔ وہی صفات ہندو مت نے اپنانے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ اہل ہنود نے زمانے کے اوتار کے وجود کو توحید کے قیام کے لئے ضروری نہ سمجھا اس لئے وہ اندھیرے میں سرگردان بھٹکتے رہے آج جبکہ روشنی کا زمانہ ہے۔ انسان بال کی کھال اتار کر سربستہ رموز دریافت کر چکا ہے ہندو صاحبان قوم کے سامنے توحید کو ایسے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر مضحکہ کی بات دوسری نہیں ہو سکتی۔ "رامائن ہندوؤں میں ویدوں کے بعد تیسرا درجہ رکھتی ہے۔ وید وغیرہ چونکہ سنسکرت میں ہیں۔ اور رامائن عوام کی بول چال کی زبان میں ہے۔ اس لئے رامائن پڑھے جانے کے لحاظ سے سب دھارمک پستکوں سے اول نمبر پر ہے۔ کیونکہ سنسکرت جاننے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ عوام ہندو...... رامائن کو پڑھتے اور سنتے ہیں۔ تلسی جی نے رامائن کو مرتب کر کے ہندو دھرم کو شری رام چندر جی کے ذریعہ قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔" تلسی نام کتاب پنجاب یونیورسٹی (ہوشیارپور) نے پربھاکر کے کورس میں بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کتاب میں مصنف توحید کے بارے میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"سچ آنند برہم رام ہیں (یعنی حقیقی خدا) وہی سب کے پرم پرکاشک (منور کرنے والا) ہیں۔ وہ انادی (ازلی) ہیں۔ ان کا آدی وانت (آغاز و انتہا) نہیں۔ خزانوں کے مالک ہیں۔ پیروں کے بغیر چلنے والے۔ ہاتھوں کے بنا کام کرنیوالے۔ منہ کے بنا سب مزوں کو چکھنے والے۔ زبان کے بغیر تقریر دینے والے۔ جسم کے بغیر چھونے والے آنکھوں کے بغیر دیکھنے والے۔ ناک کے بغیر سونگھنے والے منیوں کے سوچے ہوئے اور ویدوں کے فیصلہ کردہ برہم (یعنی خدا تعالیٰ) ارا بہ دسرتھ کے لڑکے رام ہیں... وہ (رام) متحرک غیر متحرک کے مالک، انتریامی (عالم الغیب) پرماتما (اللہ تعالیٰ) ہیں۔ ان کے بارے میں شک کرنا ٹھیک نہیں"۔ (تلسی ص۹۵ مصنفہ پروفیسر رام بھوری مشکل ایم۔اے۔بی۔ٹی)

اسی توحید کے ناز پر اسلامی توحید پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی مسلمانوں کا ایسا عقیدہ ہے یا ایسا صرف اس لئے ہوا۔ کہ ہندو مت کے مدبروں نے شری رام کے وجود کو جو توحید نما وجود تھا۔ درمیان سے نکال کر توحید کو قائم کرنا چاہا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندو دھرم کی توحید کی عمارت دھڑام سے نیچے آ گری۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کرنا مسلمان فخر سمجھتے ہیں۔ یہ فطرتی بات ہے۔ اسی فطرتی جذبۂ محبت کو غلو کا رنگ دیکر قومیں تباہ ہوئیں۔ لیکن صرف مسلمان ہی اس غلو سے بچ سکے ہیں۔ ہادی اور راہبر کی عزت ہر مذہب میں پائی جاتی ہے حتیٰ کہ کبیر داس جی نے تو یہاں تک کہا کہ

(باقی صفحہ ... ملاحظہ ہو)

خطبات جمعہ سنہ ۱۹۳۸ء فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

خطبہ نمبر	عنوانات خطبہ	تاریخ خطبہ	کس اخبار میں کب اشاعت ہوئی
خطبہ جمعہ نمبر ۱	تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی وغیرہ	۷ جنوری سنہ ۳۸ء	فاروق ۱۴ جنوری سنہ ۳۸ء نمبر ۱ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲	دیانت ۔ صداقت ۔ محنت ۔ قربانی یہ اصول اپنے اندر پیدا کرو	۱۴ جنوری سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۸ جنوری سنہ ۳۸ء نمبر ۴ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۳	خدائے تعالےٰ کے کام ہو کر رہیں گے وہ جو سستی کرتا ہے ۔ وہ خود اپنا ہی نقصان آپ کرتا ہے	۲۱ جنوری سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۸ جنوری سنہ ۳۸ء نمبر ۴ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۴	اگر دنیا کے قلوب کو فتح کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اسلام کی عملی تعلیم کا پورا پورا پابند بناؤ	۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۵ فروری سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۳۰ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۵	تحریک جدید کا دور ثانی اور دوسرے مدات ۔ سادہ زندگی ایک کھانا کھانا نئے زیور نہ بنانا	۴ فروری سنہ ۳۸ء	الفضل ۱۱ فروری سنہ ۳۸ء نمبر ۳۵ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۶	جمعہ کے اجتماع میں دو سبق (۱) قومی اتحاد (۲) تبلیغ اسلام	۱۱ فروری سنہ ۳۸ء	الفضل ۱۹ فروری سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۱ جلد نمبر ۲۶
خطبہ عید الاضحیہ نمبر ۷	خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے کبھی نہیں گھبرانا چاہیئے ۔ خدا تعالےٰ کے لئے سچی قربانی کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا	۱۱ فروری سنہ ۳۸ء	الفضل ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۶۰ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۸	کامیابی اُنہیں اصول پر چلنے سے حاصل ہو سکتی ہے جو اسلام نے مقرر کئے ۔ کارکنوں کیلئے معین معاوضہ مقرر کرنا ۔ انبیاء کی جماعتوں کا طریق نہیں بلکہ مغرب کی تقلید ہے ۔	۱۸ فروری سنہ ۳۸ء	الفضل ۲۶ فروری سنہ ۳۸ء نمبر ۴۷ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۹	صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں اور جماعت کے افراد سے خطاب ۔ معاوضوں کے تعین اور چندوں کی حد بندی بالکل غلط اُصول ہے	۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۲ مارچ سنہ ۳۸ء نمبر ۵۰ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۰	تقویٰ کی بھٹی میں اپنی تمام الائش جلا دو ۔ نہ بے غیرت بنو نہ ظالم بلکہ رحم میں وسعت اختیار کرو ۔	۴ مارچ سنہ ۳۸ء	الفضل ۹ مارچ سنہ ۳۸ء نمبر ۵۵ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۱	عدالت عالیہ لاہور کا درخواست نگرانی کے متعلق قابل تعریف فیصلہ شیخ عبد الرحمٰن مصری کی کذب بیانیوں کا ایک نمونہ	۱۱ مارچ سنہ ۳۸ء	الفضل ۱۸ مارچ سنہ ۳۸ء نمبر ۶۳ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۲	صادق الایمان لوگوں میں شامل ہونا چاہئے ہوا کرنے والوں میں ۔ مومن کا قدم قربانیوں کے میدان میں کبھی سُست نہ ہونا چاہیئے	۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء	۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۶۸ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۳	حضرت کرشن جی اور حضرت رام چندر جی کا زمانہ بعثت ۔ احمدی نوجوانوں سے خطاب ہر جگہ انجمن خدام الاحمدیہ قائم کی جائے ۔	یکم اپریل سنہ ۳۸ء	الفضل ۱۰ اپریل سنہ ۳۸ء نمبر ۸۳ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۴	مجالس خدام الاحمدیہ کی تشکیل کے سلسلہ میں بعض مزید ہدایات ۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی تائید تمہارے شامل حال ہو تو حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ ۔ نوجوان اور جوان بہت بوڑھے سب اس میں شامل ہو سکتے ہیں	۸ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۸۵ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۵	تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں نوجوانوں کو منظم کریں ۔ چھوٹے بچوں کی تربیت کا بھی انتظام کیا جائے ۔	۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۲۲ اپریل سنہ ۳۸ء نمبر ۹۲ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۶	مجلس شوریٰ میں نظارتوں کے کام پر تنقید ۔ جماعت احمدیہ اور بعض حکام کے تعلقات	۲۲ اپریل سنہ ۳۸ء	الفضل ۲۷ اپریل سنہ ۳۸ء نمبر ۹۶ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۱۷	مومن ہر حالت میں منعم علیہ گروہ میں شامل ہوتا ہے	۳ جون	فاروق ۱۴ جون سنہ ۳۸ء نمبر ۲۲ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۱۸	یاجوج ماجوج کی حقیقت	۱۰ جون سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۱/۲۸ جون سنہ ۳۸ء نمبر ۲۴ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ	سلسلہ کی تحریکات سے ہر فرد کو واقف کرانا اہم قومی فرض ہے	۱۷ جون سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۱/۲۸ جون سنہ ۳۸ء نمبر ۲۴ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۰	عزیز احمد صاحب مرحوم سے متعلق اپنوں کے خیالات اور معاندین کے اعتراضات	۲۴ جون سنہ ۳۸ء	فاروق ۷ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۲۵ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۱	میاں عزیز احمد صاحب مرحوم سے متعلق معاندین کے اعتراضات اور اپنوں کے خیالات	یکم جولائی سنہ ۳۸ء	فاروق ۱۴ جولائی سنہ ۳۸ء نمبر ۲۳ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ	میاں عزیز احمد مرحوم سے متعلق اپنوں کے خیالات اور معاندین کے اعتراضات	۸ جولائی سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۱ جولائی سنہ ۳۸ء نمبر ۲۶ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۳	میاں عزیز احمد صاحب مرحوم سے متعلق اپنوں کے خیالات معاندین کے اعتراضات	۱۵ جولائی سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۸ جولائی سنہ ۳۸ء نمبر ۲۸ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ	تحریک جدید کے سب مطالبات کی طرف توجہ کریں	۲۲ جولائی سنہ ۳۸ء	فاروق ۷ اگست سنہ ۳۸ء نمبر ۲۹ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۵	الٰہی جماعتوں میں منافقین کا پیدا ہونا سنت اللہ ہے	۲۹ جولائی سنہ ۳۸ء	فاروق ۷ اگست سنہ ۳۸ء نمبر ۲۹ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۶	منافقین کی قسمیں اور اُن کی علامتیں	۵ اگست سنہ ۳۸ء	فاروق ۱۴ اگست سنہ ۳۸ء [illegible]
خطبہ جمعہ نمبر ۲۷	خالق و مخلوق دونوں کے مظہر بنو	۱۲ اگست سنہ ۳۸ء	فاروق ۲۸ اگست سنہ ۳۸ء نمبر ۲۲ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۸	حضرت امیر المومنین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک واضح پیشگوئی اور اس کا ظہور	۱۹ [illegible] سنہ ۳۸ء	فاروق ۷ ستمبر سنہ ۳۸ء نمبر ۲۳ جلد نمبر ۲۳
خطبہ جمعہ نمبر ۲۹	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصوص صریحہ سے ثابت شدہ مسئلہ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام شہید کئے گئے تھے	۲۶ اگست سنہ ۳۸ء	الفضل ۲ ستمبر سنہ ۳۸ء نمبر ۲۰۳ جلد نمبر ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۳۰	قرآن کریم ۔ احادیث اور بائیبل کی متفقہ شہادت کہ انبیاء قتل ہو سکتے ہیں ۔ انبیاء کی جماعتوں کیلئے روحانی معیار بلند رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے ۔	۲ ستمبر سنہ ۳۸ء	الفضل ۔ ۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۱	حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کے متعلق تاریخ انجیل اقوام عالم اور احادیث صحیحہ کی متعدد شہادات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ حوالہ جات کا صحیح مفہوم	۹ ستمبر سنہ ۳۸ء	۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء الفضل
خطبہ جمعہ نمبر ۳۲	الٰہی جماعتیں کس طرح غلبہ اور کامیابی حاصل کر سکتی ہیں ۔	۱۶ ستمبر سنہ ۳۸ء	الفضل ۲۷ ستمبر سنہ ۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۳	سورہ فاتحہ کی دعا بار بار دُہرانے کے باوجود کیوں شہرت دوام حاصل نہیں ہوتی ۔ خود سچ بولو اور اپنی اولاد اور اہل محلہ کو سچ کا پابند بناؤ ۔	۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۴ اکتوبر سنہ ۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۴	زیکوسلواکیہ پر یورپ کی ہولناک جنگ قرآن کے بتائے ہوئے طریق سے رُکی اور یہ طریق آج سے چودہ سال پہلے بتوفیق الٰہی حضرت امیر المومنین نے پیش فرمایا تھا	۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۹ اکتوبر سنہ ۱۳۹۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۵	رمضان میں تحریک جدید اور تحریک جدید سے رمضان میں فائدہ اُٹھاؤ ۔	۴ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۶	وہ امانتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمارے سپرد کی گئیں ۔ تحریک جدید کے پہلے دور میں ہم نے کیا کر دکھایا اور دوسرے میں کیا دکھانا چاہیئے ۔	۱۱ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء	الفضل ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ نومبر ۱۹۵۳ء

جن احباب کی طرف سے ماہ نومبر میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں بغرض دعا شائع کی جارہی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق پیشتر ازیں مختلف اوقات پر بذریعہ اخبار "بدر" اور انفرادی و جماعتی تحریکات توجہ دلائی جاچکی ہے۔ اور اس فنڈ کے بڑھانے کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد بھی جماعتوں تک پہنچایا جاچکا ہے۔

موجودہ آمد درویشان کے مستقل ماہوار ضروری اخراجات کے مقابل پر بہت کم ہے۔ اور اس میں ابھی بہت زیادہ اضافہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے افراد ایسے بھی ہیں جنہوں نے ماہوار وعدے مرکز میں بھجوائے تھے۔ مگر ان کی طرف سے ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں کی جارہی۔

ایسے احباب کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف فوری متوجہ ہوں۔ اور جو دوست تاحال کسی وجہ سے وعدہ نہ کرسکے ہوں وہ اپنے وعدے بھجوائیں اور ایسے افراد جو اپنے حالات کے مطابق ہر ماہ ادائیگی سے معذور ہوں تو ان کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً بالمقطعہ اس فنڈ میں کچھ نہ کچھ ادا کرکے اس تحریک کے ثواب میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ نومبر ۱۹۵۳ء

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	شاہ نسیم احمد صاحب آرہ	۱۵/-/-
۲	ڈاکٹر محمد سعید صاحب بجے پور	۲۰/-/-
۳	ڈاکٹر محمد لطیف صاحب بجے پور	۲۰/-/-
۴	محمد اسمٰعیل صاحب اکبرپوری کانپور	۲/-/-
۵	محمد شفیع صاحب کانپور	۲/-/-
۶	حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپور	۱۰/-/-
۷	حبیب اللہ خاں صاحب "	۱/-/-
۸	عبدالرحمٰن صاحب بینگال	۵/-/-
۹	حاجی بشیر احمد صاحب بجوپورہ	۴/-/-
۱۰	سید محی الدین صاحب رانچی	۵۰/-/-
۱۱	سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر بہار	۴/-/-
۱۲	اہلیہ صاحبہ سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر بہار	۱/-/-
۱۳	شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال	۳/-/-
۱۴	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	۲۱/۱۴/-
۱۵	لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن	۴۰/۱۰/-
۱۶	سید حمید الدین صاحب جمشید پور	۱/-/-
۱۷	چودھری بشیر احمد صاحب بی۔اے سندھ	۱۰۰/-/-
۱۸	احمد حسین صاحب باجوہ۔ ایس ٹی۔ لاہور	۵/۸/-
۱۹	وی عبدالکریم صاحب بمبئی	۵/-/-
۲۰	محی الدین صاحب "	۲/-/-
۲۱	ماسٹر قمر الدین صاحب سیملیہ	۲/۲/-
۲۲	نذر محمد خاں صاحب کیرنگ	۱/۸/-
۲۳	محمود حسن صاحب کمپونڈر دہلی	۵/-/-
۲۴	جماعت احمدیہ بھاگلپور	۱/-/-
۲۵	سلیمہ خاتون صاحبہ بھاگلپور	۴/-/-
۲۶	حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب، حضرت سیٹھ فاضل الہ دین صاحب، سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب، سیٹھ یوسف الہ دین صاحب	۲۴۰/-/-
۲۷	سید حسن صاحب کاچی گوڑہ	۸۶/-/-
۲۸	لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن	۵۶/۸/-
۲۹	غلام قادر صاحب شرقی حیدرآباد	۱/۱۲/-
۳۰	سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ	۵/-/-

مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی ایک اپیل

دنیا اپنے تاریخی حالات کی وجہ سے ایک ایسی عدالت ہے۔ جس میں انسانی اعمال و عقیدت کے تحریری تمسک بعض اوقات ایسے ایسے عبرت ناک واقعات پیش کرتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ہر انسان اپنی پیدائش اور فطرت صحیحہ کے لحاظ سے اگر قطعی معصوم نہیں تو وہ پیدائشی مجرم بھی نہیں۔ افراد عالم کی بلندی و پستی انسان کے اعمال کے ساتھ وابستہ ہے یہی وجہ ہے کہ انسانی اعمال دلیل نفس کے اقتباس سے کبھی اس اشرف المخلوقات ہستی کو خدا کا مقرب بنا دیتے ہیں اور کبھی اس کا وقار ایک ماتمی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی شخصیت سلسلہ احمدیہ میں ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے وصال کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے اپنے دل کی کسی دبی ہوئی چنگاری کی وجہ سے خلافت ثانیہ کی جو المناک مخالفت کی حقیقتاً اسکی کوئی اصل بنیاد نہ تھی۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ انہیں ایک پاک وجود کی ذاتی دشمنی نے کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ خدا نہ کرے کہ کوئی انسان کسی کی دشمنی میں حد سے بڑھ جائے دنیا کا ہر مخالف اپنے زہریلے اظہار مخالفت کے لئے کسی نہ کسی بنیاد کا محتاج ہوتا ہے اس لئے مولوی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلے کو اپنی سوئے آتشی دیدہ دشمنی کے لئے ایک فرضی آڑ بنا لیا تھا ورنہ حقیقتاً مولوی محمد علی صاحب بھی اپنی آتشی دشمنی سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ہی مانتے تھے۔ ۱۹۱۲ء کے رسالے ریویو آف ریلیجنز میں مولوی صاحب مرحوم کی جماعت احمدیہ کے نام ایک اپیل شائع ہے جس کا عنوان ہے۔ "احمدی احباب کی خدمت میں ایک اپیل"۔ اس میں مولوی صاحب مرحوم نے چندے کی فراہمی کے سلسلے میں جماعت کے نام ایک لمبا مراسلہ شائع کیا ہے۔ اس مراسلے میں مولوی صاحب نے بہت ہی واضح الفاظ اور بڑے مؤثر انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بلا تصنع بہت صاف اور کھلے طور پر "نبی" لکھا ہے۔ ناظرین اپنے روحانی کیف اور ایمانی بالیدگی کے لئے اس سبق آموز اقتباس کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مدعا اور مقصود کو پورا کرنے کے لئے جس کے لئے آپ مبعوث فرمائے گئے تھے۔ کچھ تجاویز کیں اور خدا تعالیٰ نے چونکہ آپؑ کو دین کی عظمت کو دوبارہ قائم رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا ضرور ہے کہ آپ کی تجاویز میں برکت دے۔ اب ہمارے لئے راستہ صاف ہے مشکل کام اٹھانا تھا خدا کا "نبی" کر گیا۔ اب اس کے لگائے ہوئے پودہ کی آبیاری ہمارا فرض ہے۔ تعلق کا بیج دنیا سے نابود تھا۔ اس نے ثریا سے وہ بیج لاکر زمین میں بو دیا اور اس کی حفاظت کا خدا نے وعدہ کیا۔ ہمارا کام اس کی آبپاشی ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۱ جلد ۱۱)

مولوی صاحب کے اس اقتباس کو پڑھنے کے بعد حق کی فتح مسرت اور سرور کے علاوہ تمام احمدی بھائیوں کو ایک درد بھرے دل کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر مومن کا خاتمہ بالخیر کرے۔ میں اپنے غیر مبائعین دوستوں کی خدمت یہ حوالے حق و صداقت پیش کرکے۔۔ نہایت برادرانہ اخلاص کے ساتھ یہ گذارش کرتا ہوں کہ خدا کیلئے ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی مولوی صاحب مرحوم کے اس روحانی حوالے کو پڑھ کر اپنے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق وہ ایمان پیدا کریں جو ایمان مولوی صاحب کا قادیان سے وابستگی کے زمانے میں تھا۔ (سید ارشد علی احمدی از لکھنؤ)

خطبات جمعہ فرمودہ ۱۹۳۸ء بقیہ صفحہ ۱۱

خطبہ نمبر	عنوانات خطبہ	تاریخ فرمودہ	اشاعت کب اور کس اخبار میں ہوئی
خطبہ جمعہ نمبر ۳۷	تحریک جدید سادہ زندگی کا اول تجربہ تھا جس میں دشمنوں کو ناکام و نامراد کیا گیا۔ اب جماعت کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ ہم سادہ زندگی اختیار کریں	۱۸ر نومبر ۱۹۳۸ء	الفضل ۲۴ر نومبر ۱۹۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۸	سادہ زندگی کی تحریک کی غرض اسلامی مساوات پیدا کرنا اور کفایت شعاری سکھانا ہے	۲۵ر نومبر ۱۹۳۸ء	الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۳۹	شیخ عبدالرحمٰن مصری کی نہایت ہی گندی گالیاں اور مولوی محمد علی صاحب کے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں	۲ر دسمبر ۱۹۳۸ء	الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء
خطبہ جمعہ نمبر ۴۰	جلسہ سالانہ کے متعلق مقامی اور بیرونی جماعتوں کو ضروری ہدایات	۹ر دسمبر ۱۹۳۸ء	الفضل ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۸۹ جلد ۲۶
خطبہ جمعہ نمبر ۴۱	قادیان کے غیر احمدی ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے قادیان ہجرت کرکے آنے سے پہلے اجازت لینی چاہیئے۔ احمدی نوجوانوں سے وقف زندگی کا مطالبہ	۱۶ر دسمبر ۱۹۳۸ء	الفضل ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۸ء
خطبہ عید الاضحیہ	عید الاضحیہ کا خطبہ	۱۱ر فروری ۱۹۳۸ء	فاروق ۷ر اپریل ۱۹۳۸ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲
خطبہ عید	کیا تمہاری عید حقیقی عید ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنا حقیقی عید ہے	۲۴ر نومبر ۱۹۳۸ء	۴ر دسمبر ۱۹۳۸ء الفضل

نوٹ:- خطبہ عید الفطر شائع شدہ اخبار فاروق نمبر ۲۴ و ۲۵ جلد ۲۳ دیکھیئے۔

مرتبہ۔ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ یادگیر (حیدرآباد دکن)

جنازہ گاہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال لاہور میں ہوا۔ ۲۷ مئی کو حضور کا جسد اطہر تابوت میں بٹالہ تک ریل میں اور پھر دوش احباب پر قادیان پہنچا۔ اور بڑے باغ میں رکھا گیا۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں۔ کہ جسد اطہر کے بڑے باغ میں پہنچنے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد میں حضرت ام المومنین اعلی اللہ درجاتہا کی رتھ کے ساتھ بٹالہ سے قادیان پہنچا اس وقت جسد مبارک بڑے باغ میں کوٹھی کے متصل جانب شمال اس حصہ میں جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا مملوکہ ہے رکھا ہوا تھا۔ وہیں حضور کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

اپنی چشم دید یادداشت کی بنا پر حضرت بھائی جی نے زمانہ درویشی میں کئی سال قبل اس مقام جنازہ کی نشان دہی فرمائی تھی۔ اور حضرت عرفانی صاحب اور صحابہ کرام جو قادیان میں موجود تھے نے بھی اس پر اتفاق کیا تھا۔ حضرت بھائی جی کی مساعی اور شب و روز کی محنت سے اسے ایک دائرہ کی شکل دے دی ہے۔ جس کا قطر ۱۶ فٹ اور محیط ۵۰ فٹ ہے آپ کی تحریک پر اس کی دیوار کی تعمیر کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور صدر انجمن احمدیہ نے علی الترتیب مبلغ چار صد اور پچاس روپے مرحمت کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

آپ کی استدعا پر اس مقام کو بطور یادگار محفوظ کرنے کے لئے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے درویشوں کی معیت میں دعا کرتے ہوئے اس کے احاطہ کی دیوار کی بنیاد ۲۷ر نومبر کو بعد نماز جمعہ رکھی۔ حسن اتفاق سے اس کی بنیاد کے لئے ربوہ مبارکہ کی پہاڑی کا ایک پتھر کا ایک ٹکڑا مستری محمد الدین صاحب درویش سے دستیاب ہوگیا۔ جو انہوں نے ۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان منگوایا تھا۔ اور اس پر ازراہ ... [illegible] ... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ... [illegible] ... دعا کروائی تھی تاکہ مستری صاحب موصوف ... [illegible] ... اپنے مکان کی بنیاد اس سے رکھ سکیں۔ مستری ... [illegible] ... ایثار کرتے ہوئے ایک قومی یادگار کو اپنے مکان پر ترجیح دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

گورد گوبند دوؤ کھڑے کس کے لاگوں پائے
بلیہاری گورو آپ کے گوبند دیئو ملائے (کبیر)

یعنی اگر گورو (نبی) اور گوبند (ایشور) دونوں سامنے ہوں۔ تو میں گورو کی طرف پہلے جھکوں گا۔ کیونکہ آخر کار ایشور ملایا تو گورو نے ہی ہے۔ بس نبی خدا نما وجود ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی عزت و تکریم کرنا فطرتی امر ہے اس میں شرک کہاں سے آگیا۔

اسلامی توحید کا ہی اثر تھا۔ کہ بھارت میں شرک کی بجائے توحید کی طرف رجحان ہوا بھگتی کال اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ اور آریہ سماج نے بھی آخر توحید کو اپنایا۔ اسلام فطرت کے مطابق تعلیم دینے والا پیارا مذہب ہے۔ اپنے اصولوں کے لحاظ سے اپنے اندر کشش رکھتا ہے۔ اس کے اصولوں کو اپنانے کے لئے دنیا مجبور ہے۔ اگرچہ وہ اسلام پر اعتراض کرے لیکن اپنی فلاح اسی کے حکیم اصولوں کو اپنانے میں ہی دیکھتی ہے اس میں کیا شک ہے کہ آج دنیا آہستہ آہستہ اسلامی اصولوں کو اپنا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو توفیق دے وہ اعتراض کرنے کی بجائے اسلام پر ٹھنڈے دل سے غور کرکے حقیقت شناس ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بصیرت کی آنکھیں کھول دے۔ آمین

رسالہ "الفرقان" کا "قرآن نمبر"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تمام زندگی کا نصب العین ہی اشاعت قرآن رہا ہے۔ یہی روح ہے جو جماعت کے تمام افراد میں سرایت کرنی لازمی ہے اور ہر شخص کو اپنے اپنے دائرہ عمل میں اشاعت قرآن کا بیڑا اٹھانا چاہیئے۔

اس مقاصد کے پیش نظر عرصہ تین سال سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر ادارت احمد نگر ربوہ سے رسالہ "الفرقان" باقاعدہ ماہوار شائع ہوتا ہے۔ ماہ دسمبر میں اس رسالہ کا

"قرآن نمبر"

شائع ہو رہا ہے۔ جس کی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہوگی تمام احباب جماعت کو اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

پاکستانی احباب براہ راست مینیجر صاحب "الفرقان" سے طلب کر سکتے ہیں۔ اور ہندوستانی حضرات محاسب صاحب قادیان کے نام رقم بھیج کر مینیجر صاحب کو اطلاع دے کر طلب کر سکتے ہیں۔

اے بے خبر! بخدمت فرقان کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے عزیز بھائی سید تسہیل احمد صاحب ڈھاکہ یونیورسٹی سے ایم۔اے آنرز کا امتحان دے رہے ہیں اور شاہ خورشید احمد ڈاکٹری کا فائنل امتحان دینے والے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر دو کی نمایاں کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار اختر از پٹنہ (۲) میرے والد مکرم مستری عبدالکریم صاحب ایک طویل عرصہ سے سخت علیل ہیں کسی قسم کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالحی احمدی بنیاوان فیض آباد یوپی۔ (۳) خاکسار کے بڑے بھائی عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ علاج بار بار جاری ہے بفضلہ تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے۔ تمام احباب بڑے بھائی صاحب کی صحت کاملہ

یاتیک من کل فج عمیق
یاتون من کل فج عمیق

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

حسب دستور سابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۳ء کو قادیان میں جماعت احمدیہ کا باسٹھواں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ اگرچہ اس وقت بعض حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے بیرونِ ہند کے احمدی اپنے مقدس مرکز کی زیارت اور استفادہ سے وقتی طور پر محروم ہیں۔ لیکن یہ نعمت ہندوستانی احمدیوں کو بسہولت حاصل ہے۔ اس لئے اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے تمام ہندوستانی احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

اس موقعہ پر ہم سنجیدہ مزاج ہر ہندوستانی کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہے نہایت پُرسکون اور پُرامن ماحول میں احمدی نقطۂ نگاہ سے عجیب مذہبی اور علمی تقاریر سننے اور جلسہ میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے ∴ سرزمینِ ہند میں ملتی ہے نہرِ خوشگوار

جلسے کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام
۹-۴۵ صبح تا ۱۰-۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰ " ۱۰-۲۰	دعا و افتتاح جلسہ سالانہ
۱۰-۲۰ " ۱۰-۴۰	پیغام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۴۰ " ۱۰-۴۵	نظم
۱۰-۴۵ " ۱۱-۱۵	ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام - صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان
۱۱-۱۵ " ۱۲-۰	بھارت کی ترقی اور وقت کا تقاضا - مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی اے ناظر امور عامہ قادیان
۱۲-۰ " ۱۲-۵	نظم
۱۲-۵ " ۱-۰	خاتم النبیین کا مفہوم جماعت احمدیہ کے نزدیک - مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۲-۳۰ شام تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ " ۳-۴۵	مودودی کون ہیں۔ ان کا مسلک کیا ہے۔ جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں سے ان کا کیا اختلاف ہے - مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر
۳-۴۵ " ۳-۵۰	نظم
۳-۵۰ " ۴-۵۵	مسلمان اور سکھ - مکرم مرزا وحید حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۴-۵۵ " ۵-۰	نظم

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام
۹-۴۵ صبح تا ۱۰-۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰ " ۱۰-۵۰	ہندوستان میں مسلمانوں کے کارنامے - مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل انچارج جامعۃ المبشرین قادیان
۱۰-۵۰ " ۱۰-۵۵	نظم
۱۰-۵۵ " ۱۱-۵۰	پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام - مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۱۱-۵۰ " ۱۱-۵۵	نظم
۱۱-۵۵ " ۱-۰	ایک شاہ احمدی کا خاکہ - مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۲-۳۰ شام تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ " ۳-۵۵	"جماعت احمدیہ" - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی
۳-۵۵ " ۴-۰	نظم
۴-۰ " ۵-۰	امن کا شہزادہ - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی۔

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۳ء بروز پیر

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام
۹-۴۵ صبح تا ۱۰-۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰ " ۱۱-۰	اسلامی تاریخ کے ناقابل فراموش واقعات - مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور
۱۱-۰ " ۱۱-۵	نظم
۱۱-۵ " ۱۲-۵	کیا کمیونزم ہماری مشکلات کا حل ہے؟ - مکرم پروفیسر اختر احمد صاحب پٹنہ کالج پٹنہ
۱۲-۵ " ۱-۰	اختتامی ایڈریس - مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۲-۳۰ شام تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ " ۳-۴۵	موعود اقوام عالم - مکرم مرزا وحید حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۳-۴۵ " ۳-۵۰	نظم
۳-۵۰ " ۴-۵۰	حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ - مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ
۴-۵۰	دعا و اختتام جلسہ سالانہ

نوٹ:۔ مردانہ جلسہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا جائیگا البتہ ۲۷ر دسمبر پہلے وقت مستورات کا علیحدہ جلسہ ہوگا۔

پروگرام جلسہ مستورات منعقدہ ۲۷ر دسمبر بروز اتوار

وقت	پروگرام
۹-۴۵ تا ۱۰-۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰ " ۱۱-۰	مکرم مرزا وحید حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۱۱-۰ " ۱۱-۱۰	سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ
۱۱-۱۰ " ۱۱-۱۵	نظم
۱۱-۱۵ " ۱۱-۳۰	قادیان کی تاریخ - محترمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی قادیان
۱۱-۳۰ " ۱۲-۰	مسلم خواتین کے کارنامے - محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت حیدرآباد دکن
۱۲-۰ " ۱۲-۳۰	اسلامی پردہ - محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۱۲-۳۰ " ۱-۰	اسلام میں عورت کا درجہ - محترمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

نوٹ (۱) دوران جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی (۲) ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب